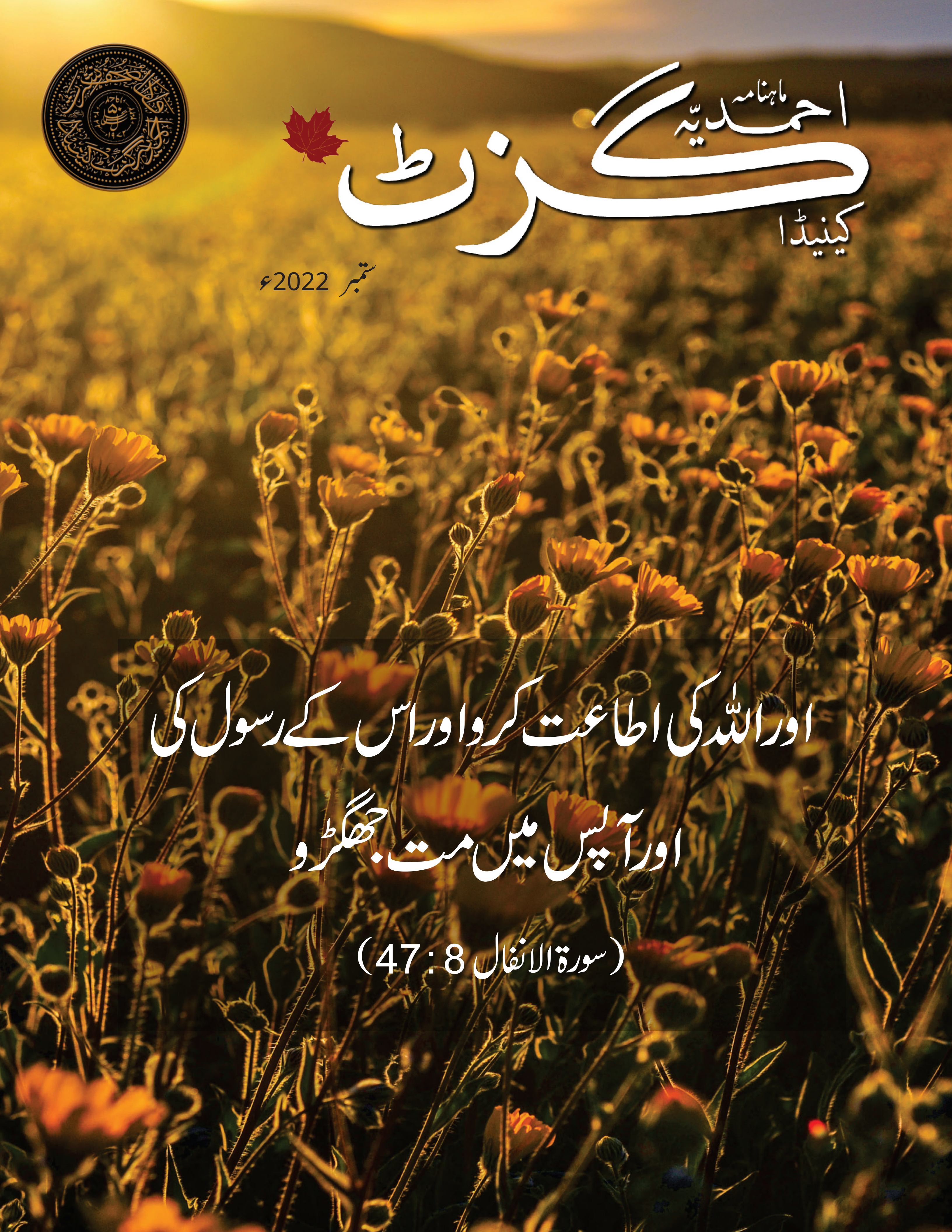

ماہنامہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

ستمبر 2022ء

اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی

اور آپس میں مت جھگڑو

(سورۃ الانفال 8 : 47)

معاشرے میں
اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی تلقین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

”اسلام نے ہمیں آپس میں گھل مل کر رہنے اور ایک دوسرے کے ساتھ معاشرے میں اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرو، آپس میں محبت اور پیار سے رہو، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو اور انسان سے کیونکہ غلطیاں اور کوتاہیاں ہوتی رہتی ہیں، اس لئے اپنے ساتھیوں، اپنے بھائیوں، اپنے ہمسایوں یا اپنے ماحول کے لوگوں کے لئے ان کی غلطیاں تلاش کرنے کے لئے ہر وقت ٹوہ میں نہ لگے رہو، تجسس میں نہ لگے رہو کہ کسی طرح کسی کی غلطی پکڑوں اور پھر اس کو لے کر آگے چلوں۔ یہ بڑی لغو اور بیہودہ حرکت ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19/ نومبر 2004ء)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

ستمبر 2022ء صفر 1444 ہجری قمری جلد 51 شمارہ 9

نگران

ملک لال خان
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

چوہدری ہادی علی

مدیران

ہدایت اللہ ہادی اور عثمان شاہد

معاون مدیران

شفیق اللہ اور منیب احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابد اور بعض دوسرے

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ، ماہم عزیز اور منیب احمد

مینیجر

مبشر احمد خالد

رابطہ
editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel:905-303-4000 Ext:2241
www.ahmadiyyagazette.ca

فہرست مضامین

★ قرآنِ مجید	2
★ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ نماز جمعہ کی فضیلت از مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	10
★ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر ایک اور حملہ اور اس کا جواب از مکرم محمد سلطان ظفر صاحب	12
★ تحریک جدید۔ ایک عظیم الشان منصوبہ از مکرم انصر رضا صاحب	14
★ سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے از محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ	17
★ احمدیہ گزٹ کینیڈا کی پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر بعض پیغاماتِ تہنیت	18
★ میری والدہ کا مختصر ذکرِ خیر از محترمہ امۃ النور راشدہ صاحبہ	20
★ جماعت احمدیہ کینیڈا کی 45ویں نیشنل مجلس شوریٰ 2022ء	21
★ رپورٹ جلسہ یوم خلافت وان امارت از مکرم غلام احمد عابد صاحب	24
★ مسجد بیت الاسلام میں کینیڈا ڈے کی تقریب از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	26
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	31

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَأَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہُ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ إِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ ۝

(سورۃ الانفال 47:8)

اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔ اور صبر سے کام لو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ، یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم " تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِھِمْ وَتَوَادِّھِمْ وَتَعَاطُفِھِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَکَی عُضْوًا تَدَاعَی لَہُ سَائِرُ جَسَدِہِ بِالسَّھَرِ وَالْحُمَّی "

(صحیح البخاري۔ کتاب الأدب، باب رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"تو مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحم، محبت اور شفقت کا معاملہ کرنے میں ایک جسم کی طرح پائے گا۔ جب جسم کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے، تو سارا جسم اس کے لئے بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔"

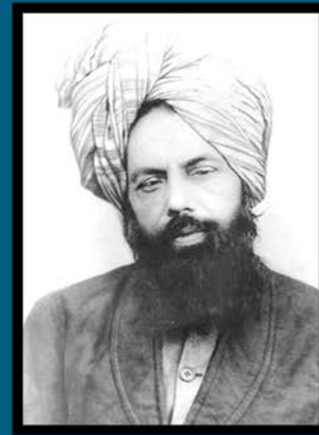

آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو

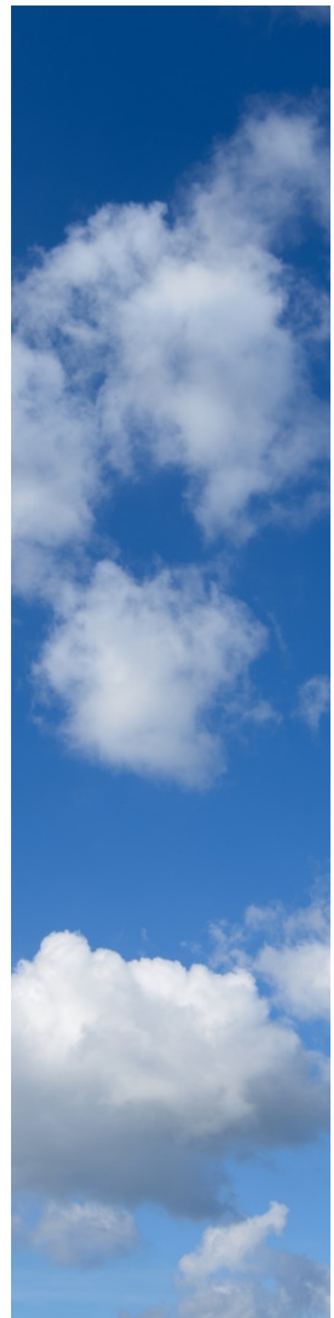

"تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی۔ کہ تم وجود واحد رکھو، ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جُڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ ... میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید کو اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔

كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ (آل عمران3:104)

یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں۔... میرے وجود سے اِن شاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہو گی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے۔ بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔ ...ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو، وہ خشک ٹہنی ہے۔ اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے، مگر وہ اس کو سرسبز نہیں کر سکتا، بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو، میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔"

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 336، مطبوعہ 2003ء)

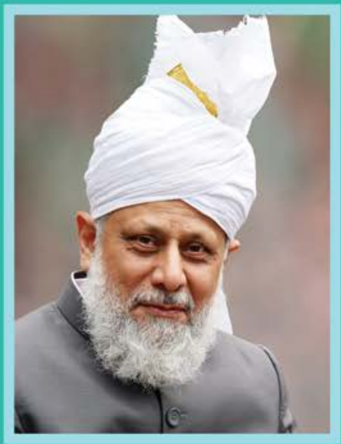

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ جون 2022ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 03؍ جون 2022ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

☆... مسیلمہ کذاب کے قتل کے واقعہ کا بیان

☆... تین مرحومین مکرم نسیم مہدی صاحب (مبلغ سلسلہ)، عزیزم محمد احمد شارم اور مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ اہلیہ رشید احمد صاحب کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 03؍ جون 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا اس ضمن میں آنحضرت ﷺ کے وصال کے فوری بعد منافقین اور مخالفین سے جو لڑائیاں ہوئیں اس میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسیلمہ کذاب سے ہونے والی جنگ کا ذکر ہوا تھا۔ اس حوالے سے مختلف مسلمان گروہوں کے عَلَم برداروں کی بہادری کا ذکر ہوا تھا۔ اس معرکے میں انصار کا جھنڈا حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس۔ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو مضبوطی سے دشمن کے مقابلے کا درس دیا اور اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ مَیں اس وقت تک بات نہیں کروں گا جب تک اللہ انہیں شکست دے یا مَیں اللہ سے جاملوں۔ آپؓ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوتیلے بھائی اور شروع میں اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ جنگِ بدر اور بعد کے غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد حضور ﷺ نے ان کی مؤاخات معن بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ قائم فرمائی تھی اور دونوں ہی جنگِ یمامہ میں شہید ہوگئے۔

حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد پرچم سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تھاما۔ جب حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملی تو آپؓ نے فرمایا کہ زید دو نیکیوں میں مجھ سے آگے نکل گیا یعنی مجھ سے پہلے اسلام قبول کیا اور مجھ سے پہلے شہید ہوگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر فرمایا کرتے کہ جب بادِ صبا چلتی ہے تو زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔

جنگِ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھانپ لیا تھا کہ جب تک مسیلمہ زندہ ہے یہ جنگ ختم نہیں ہوگی چنانچہ آپؓ نے انفرادی مقابلے کے لیے آواز لگائی اور جو جو مقابلے پر آیا آپؓ نے اسے قتل کردیا۔ پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسیلمہ کو مقابلے کی دعوت دی جو اس نے قبول کرلی لیکن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پُرزور وار دیکھ کر مسیلمہ بھاگ نکلا اور اس کے ساتھی بھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ بنوحنیفہ اپنے ایک سردار محکم بن طفیل کے کہنے پر میدانِ جنگ سے ملحق ایک باغ میں داخل ہوگئے۔ اس معرکے میں مسلمانوں نے انتہائی صبر واستقامت کا ثبوت دیا اور بڑی بے جگری سے لڑے۔ جب بنوحنیفہ نے باغ کا دروازہ بند کرلیا تو حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے باغ کے اندر پھینک دو مَیں اندر جاکر دروازہ کھول دوں گا۔ ابتداءً مسلمانوں نے اس بات کو قبول نہ کیا لیکن آپؓ کے اصرار پر آپ کو اٹھا کر باغ میں پھینک دیا۔ آپؓ نے بڑی جاں فشانی سے لڑتے لڑتے دروازہ کھول دیا اور یوں مسلمان باغ میں داخل ہوگئے۔ ایک روایت کے مطابق صرف حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہیں بلکہ اور بھی کئی مسلمانوں نے دیوار کود کر دروازے کا رُخ کیا تھا۔ مسیلمہ ایک دیوار کے شگاف میں کھڑا تھا اور بچاؤ کے لیے دیوار پر چڑھنا چاہتا تھا اور غصے سے پاگل ہوچکا تھا۔ وحشی بن حرب جنہوں نے جنگِ احد میں حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا وہ آگے بڑھے اور اپنا وہی برچھا پھینکا جو مسیلمہ کو جالگا اور دوسری طرف سے پار ہوگیا۔ پھر ابودجانہ سماک بن خرشہ نے تلوار کے وار سے مسیلمہ کو ڈھیر کردیا۔ مسیلمہ کو کس نے جہنم واصل کیا اس سے متعلق مختلف نام روایات میں مذکور ہیں۔ خود وحشی بن حرب نے ایک تفصیلی روایت میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل، پھر فتح مکہ کے بعد اپنے طائف بھاگ نکلنے اور بالآخر اسلام قبول کرکے مسیلمہ کذاب کے قتل کی روایت بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہم دونوں یعنی انصاری صحابی اور حضرت وحشی میں سے کس نے مسیلمہ کو قتل کیا۔ لیکن اگر مَیں نے اسے مارا تو رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص یعنی حضرت حمزہؓ کے قتل کا ارتکاب بھی مَیں نے کیا اور سب سے بدترین شخص کو بھی مَیں نے ہی مارا۔

آنحضور ﷺ نے جو وحشی بن حرب کو یہ فرمایا تھا کہ کیا تمہارے لیے ممکن ہے کہ تم میرے سامنے نہ آؤ۔ اس کی شرح میں حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے الفاظ ''فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّيْ'' بہت بلند اخلاق کے آئینہ دار ہیں۔ یہ لب ولہجہ آمرانہ نہیں بلکہ التماس کا لہجہ ہے۔ اِس سے اُس محبت کا پتا چلتا ہے جو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے آپؐ کے دل میں تھی۔

جنگِ یمامہ کی تفصیل ایک اور جگہ بیان ہوئی ہے جس میں مسلمانوں کی جراَت اور دلیری کا یوں ذکر ملتا ہے کہ جب دونوں لشکروں میں گھمسان کا رن پڑا تو مسلمانوں میں سے حفاظ بھی بکثرت شہید ہوئے۔ جب لوگ پراگندہ ہوئے تو سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور ثابت دونوں نے اپنی نصف پنڈلیوں تک گڑھے کھودے اور

پر چھوں کو اپنے ساتھ چمٹا کر ثابت قدم رہے یہاں تک کہ شہید کر دیے گئے۔ شدید لڑائی میں تین دفعہ مسلمانوں کے قدم اکھڑے اور چوتھی دفعہ مسلمانوں نے پلٹ کر حملہ کیا تو ان کے قدم جم گئے اور وہ تلواروں کے سامنے ڈٹ گئے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چٹان پر چڑھ کر مسلمانوں کو حوصلہ دے رہے تھے۔ وحشی کہتے ہیں کہ اس روز میں نے خوب تلوار چلائی یہاں تک کہ وہ تلوار میرے ہاتھ میں دستے تک خون سے بھر گئی۔ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جب بنو حنیفہ کے ایک گروہ نے حملہ کیا تو آپؓ اپنے سامنے اور دائیں بائیں ہر طرف نہایت شجاعت اور بہادری سے تلوار چلاتے رہے۔ جب دشمنوں نے باغ میں پناہ لی تو ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے ڈھال میں ڈال کر باغ کے اندر پھینک دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب ہم باغ میں داخل ہوئے تو آپؓ شہید ہو چکے تھے۔

یہ ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان اور بالخصوص پاکستانی احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کے عمومی حالات تو جو بگڑ رہے ہیں وہ تو ہیں ہی، لیکن پاکستان میں احمدیوں کی مخالفت بھی بڑھ رہی ہے۔ پرانی قبریں اکھیڑنے سے بھی انہوں نے گریز نہیں کیا۔ انتہائی بدطینت لوگ ہیں خدا ان کی پکڑ کرے۔ الجزائر کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں وہ بھی آج کل مشکلات میں گرفتار ہیں۔ افغانستان کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔

خطبے کے دوسرے حصّے میں حضورِانور نے درج ذیل تین مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا:

مکرم نسیم مہدی صاحب مربی سلسلہ

1۔ مکرم نسیم مہدی صاحب ابن مکرم مولانا احمد خان نسیم صاحب جو گذشتہ دنوں 69 برس کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کی دو شادیاں تھیں آپ کی پہلی اہلیہ وفات پا چکی ہیں۔ 1976ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اصلاح وارشاد مقامی میں خدمت کا موقع ملا۔ پھر 1977ء میں مبلغ سوئٹزرلینڈ کے طور پر تقرر ہوا۔ 1984ء میں ان کو نائب وکیل التبشیر ربوہ مقرر کیا گیا۔ کچھ عرصہ قائم مقام وکیل التبشیر ربوہ کے طور پر کام کرتے رہے۔ دسمبر 1984ء میں پرائیویٹ سیکرٹری لندن کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ 1985ء میں کینیڈا روانہ ہوئے اور 2008ء تک بطور مبلغ اور بعد ازاں مبلغ انچارج کے طور پر خدمت کا موقع ملا، اس دوران کینیڈا میں امیر بھی رہے۔ 2009ء سے 2016ء تک مبلغ انچارج امریکہ و نائب امیر کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ پھر بیمار ہوئے چنانچہ جب ان کا تقرر سوئٹزرلینڈ ہوا تو انہوں نے خرابیٔ صحت کی وجہ سے غیر معینہ مدت کے لیے رخصت لے لی اور بالآخر وفات پا گئے۔

مرحوم کو کینیڈا میں مساجد کی تعمیر، جامعہ احمدیہ، پیس ویلج اور ایم ٹی اے نارتھ امریکہ سٹیشن کے قیام کے علاوہ جدید خطوط پر نظامِ جماعت کے کام کو استوار کرنے کی سعادت ملی۔ مرحوم انسانیت کا درد رکھنے والے، خلافت کے مطیع، بڑے متوکل، بےلوث خدمت کرنے والے، مہمان نواز، نظامِ جماعت کے لیے غیرت رکھنے والے، دعا گو، عبادت گزار، بکثرت درود شریف پڑھنے والے اور تعلقات بنانے اور انہیں جماعت کے مفاد میں استعمال کرنے والی شخصیت کے مالک تھے۔ مرحوم کو 2009ء میں آرڈر آف انٹاریو کا تمغہ ملا، جو صوبے کا سب سے معزز اعزاز ہے۔

مرحوم کو امریکہ میں مختلف ریاستوں کے دورہ جات کے ساتھ ساتھ 11/ ستمبر کی مناسبت سے منعقدہ تقاریب کو 56 یونیورسٹیوں میں اسلام کی تعلیمات پھیلانے کا مؤثر ذریعہ بنانے کا موقع ملا۔ اسی طرح میکسیکو میں جماعت کے قیام کے بارہ میں مرکز کی ہدایات کی روشنی میں وہاں مشن ہاؤس قائم کرنے کے سلسلے میں نمایاں خدمات کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں دوسری اہلیہ کے علاوہ دونوں بیویوں سے دو دو بیٹے اور ایک ایک بیٹی شامل ہیں۔

عزیزم محمد احمد شارم ربوہ

2۔ عزیزم محمد احمد شارم ربوہ جو 16 برس کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حضورِانور نے فرمایا کہ خلافت کا فدائی ایک ہنس مکھ اور ہر دل عزیز بچہ تھا۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتا اور تنظیمی پروگراموں میں باقاعدہ شامل ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھا۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بہنیں شامل ہیں۔

مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ

3۔ مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ اہلیہ رشید احمد صاحب مرحوم جو 16/ مئی کو وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے والد چوہدری محمد صدیق صاحب مولوی فاضل لمبا عرصہ انچارج خلافت لائبریری کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ مرحومہ نے ایم۔ اے عربی کیا تھا۔ انہیں لجنہ اماء اللہ مقامی میں 1972ء سے 1982ء بطور جنرل سیکرٹری خدمت کا موقع ملا۔ 1982ء تا 1987ء امۃ الحیٔ لائبریری میں بطور لائبریرین کام کیا۔ 1987ء سے 2018ء تک اکتیس سال بطور مدیرہ رسالہ 'مصباح' خدمت کا موقع ملا۔ مرحومہ بڑی نیک سیرت، عبادت گزار، دعا گو اور سادہ طبیعت کی مالک خاتون تھیں۔

حضورِانور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 10/ جون 2022ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

☆... حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خلافت کا وعدہ اپنے پورے لوازمات اور علامات کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی ذات میں پورا ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10/ جون 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر میں جنگ یمامہ کے بارہ میں ذکر چل رہا تھا۔ اس بارہ میں مزید بیان ہوا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ اے ابوسعیدؓ جب ہم بزاخہ سے فارغ ہوئے تو اس رات میں نے رؤیا میں دیکھا کہ گویا آسمان کھولا گیا ہے پھر مجھ پر بند کر دیا گیا ہے۔ اس سے مراد شہادت ہے۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد انہیں دیکھا کہ آپؓ کے چہرے پر بہت زیادہ تلوار کے نشان تھے۔ میں نے آپؓ کو آپؓ کے جسم پر موجود ایک علامت سے پہچانا۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تاریخ اسلام کی بہت بہادر خواتین میں سے ایک صحابیہ تھیں۔ ان کا نام نسیبہ بنت کعب تھا یہ غزوہ احد میں بھی شریک ہوئیں اور نہایت پامردی سے لڑیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ میں اُحد میں ان کو اپنے دائیں اور بائیں برابر لڑتے ہوئے دیکھتا تھا۔ حضرت عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے حبیب بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

وفات کا سُن کر عمان سے واپس لوٹ رہے تھے کہ راستے میں مسیلمہ نے ان کو پکڑ لیا اور آپؓ کا ایک ایک عضو کاٹ کر آپؓ کو آگ میں جلا کر شہید کر دیا۔حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے بیٹے کی شہادت کی خبر ملی تو انہوں نے قسم کھائی کہ وہ خود مسیلمہ کذاب کا سامنا کریں گی اور یا اس کو مار ڈالیں گی یا خود خدا کی راہ میں شہید ہو جائیں گی۔ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یمامہ کے لیے لشکر تیار کیا تو حضرت عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اجازت سے جنگ یمامہ میں شریک ہوئیں۔ اس جنگ میں ان کا ایک اور بیٹا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شریک تھا۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم یمامہ پہنچے تو شدید جنگ ہوئی۔ میں نے مسیلمہ کو دیکھا اور اس پر حملہ کر دیا۔ ایک شخص میرے سامنے آیا اس نے میرے ہاتھ پر ضرب لگائی اور اسے کاٹ دیا۔ میں جب مسیلمہ تک پہنچی تو وہ زمین پر پڑا تھا اور میں نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو وہاں پایا اُس نے اُسے مار دیا تھا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمامہ کے روز زخمی ہوئیں۔تلوار اور نیزے کے گیارہ زخم انہیں لگے علاوہ ازیں ان کا ایک ہاتھ کٹ گیا۔

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل یمامہ کو قتل کیا تو مسلمان بھی اس جنگ میں بڑی تعداد میں شہید ہوئے یہاں تک کہ اکثر صحابہ رسولؐ بھی شہید ہو گئے اور مسلمانوں میں سے جو زندہ بچ گئے تھے ان میں بہت زیادہ زخمی تھے۔ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسیلمہ کے قتل کی خبر دی گئی تو بنو حنیفہ کے سردار مجاعہ بن مرارہ کو بیڑیوں میں جکڑ کر لایا گیا اور اُس کی شناخت کروائی گئی۔ مجاعہ کیونکہ قید تھا بنو حنیفہ کا سردار تھا۔مردوں کی اکثریت مَر چکی تھی۔قلعوں میں سوائے عورتوں بچوں بوڑھوں اور کمزوروں کے کوئی بھی نہیں تھا اس لیے اپنے لوگوں کو بچانے کے لیے اُس نے ایک چال چلی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جلد باز لوگ جنگ کے لیے نکلے تھے جبکہ قلعے تو ابھی بھی جنگجوؤں سے بھرے ہوئے ہیں اور دھوکا دہی سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صلح پر آمادہ کیا۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ہولناک جنگ میں مسلمانوں کا جانی نقصان دیکھ کر صلح کے لیے رضامندی ظاہر کر دی۔ بعد ازاں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچا کہ ہر بالغ کو قتل کر دیا جائے لیکن یہ خط صلح کے بعد پہنچا تھا اس لیے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد کو پورا کیا اور مسلمانوں کی حالت اور صلح کی وجہ بتانے کے لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف ایک خط بھیجا جس کو پڑھ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطمئن اور خوش ہو گئے۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مال غنیمت جمع کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھجوا دیا۔ بنو حنیفہ نے مسیلمہ کی نبوت سے لاتعلقی اور بیعت کر کے دوبارہ اسلام لانے کا اعلان کیا۔

جنگ یمامہ میں مقتولین کی تعداد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس جنگ میں قتل ہونے والے مرتدین کی تعداد تقریباً دس ہزار تھی اور ایک روایت میں اکیس ہزار بھی بیان ہوئی ہے جبکہ پانچ یا چھ سو کے قریب مسلمان شہید ہوئے۔بعض روایات میں مسلمانوں کی تعداد سات سو، بارہ سو اور سترہ سو بھی بیان ہوئی ہے۔ ایک روایت کے مطابق اس جنگ میں شہید ہونے والوں میں سات سو سے زائد حفاظ قرآن تھے جن کی شہادت ایک بہت بڑا سانحہ تھا لیکن ان حفاظِ قرآن کی شہادت ہی بعد میں جمع قرآن کا باعث بنی۔بعض مؤرخین کے نزدیک جنگ یمامہ ربیع الاوّل بارہ ہجری کو ہوئی جب کہ بعض کا قول ہے کہ یہ گیارہ ہجری کے آخر میں ہوئی۔ ان دونوں اقوال کی مطابقت اس طرح ہوسکتی ہے کہ اس جنگ کا آغاز گیارہ ہجری میں ہوا ہو اور اس کا اختتام بارہ ہجری میں ہوا ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مدعیانِ نبوت کا مقابلہ اس وجہ سے نہیں کیا گیا تھا کہ وہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے نبی ہونے کے دعویدار تھے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کے مدعی تھے بلکہ صحابہ نے ان سے اس لیے جنگ کی تھی کہ وہ شریعت اسلامیہ کو منسوخ کر کے اپنے قانون جاری کرتے تھے اور نہ صرف اپنے اپنے علاقہ کی حکومت کے دعویدار تھے بلکہ انہوں نے صحابہ کو قتل کیا۔ اسلامی ملکوں پر چڑھائیاں کیں، قائم شدہ حکومت کے خلاف بغاوت کی اور اپنی آزادی کا اعلان کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو اسلام اور مسلمانوں پر مصائب ٹوٹ پڑے۔ بہت سے منافق مرتد ہو گئے اور افترا پردازوں کے ایک گروہ نے دعویٰ نبوت کر دیا اور اکثر بادیہ نشین ان کے گرد جمع ہو گئے یہاں تک کہ مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایک لاکھ کے قریب جاہل اور بدکردار آدمی مل گئے۔ فتنے بھڑک اٹھے اور مصائب بڑھ گئے۔ آفات نے دُور و نزدیک کا احاطہ کر لیا اور مومنوں پر ایک شدید زلزلہ طاری ہو گیا۔ ایسے وقت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاکم وقت اور حضرت خاتم النبیینؐ کے خلیفہ بنائے گئے۔منافقوں ، کافروں اور مرتدوں کے روّیوں اور طور طریقوں سے آپؓ ہم و غم میں ڈوب گئے۔ آپؓ اس طرح روتے جیسے ساون کی جھڑی لگی ہو اور اپنے اللہ سے اسلام اور مسلمانوں کی خیر کی دعا مانگتے۔ یہاں تک کہ اللہ کی نصرت آن پہنچی۔ جھوٹے نبی قتل اور مرتد ہلاک کر دیئے گئے۔ فتنے دور کر دیے گئے اور مصائب چھٹ گئے۔ خلافت کا معاملہ مستحکم ہوا اور اللہ نے مومنوں کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔ پس غور کرو کہ کس طرح خلافت کا وعدہ اپنے پورے لوازمات اور علامات کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی ذات میں پورا ہوا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجاعہ بن مرارہ کی بیٹی سے شادی کے بارے میں سوال اٹھتے ہیں۔ اس بارے میں کتب تاریخ اور سیرت میں لکھا ہے اور مؤرخین کے مطابق حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اس شادی کی خبر ملی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ اے امّ خالدؓ کے بیٹے تمہیں عورتوں سے شادی سوجھی ہے اور ابھی تمہارے صحن میں ایک ہزار دو سو مسلمانوں کا خون خشک نہیں ہوا اور پھر مجاعہ نے تمہیں فریب دے کر مصالحت کر لی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر مکمل قدرت عطا کر دی تھی۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جوابی خط حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں روانہ کیا جس میں انہوں نے لکھا کہ دین کی قسم میں نے اس وقت تک شادی نہیں کی جب تک خوشی مکمل نہ ہوگئی اور استقرار حاصل نہ ہوگیا۔ میں نے ایسے شخص کی بیٹی سے شادی کی ہے کہ اگر میں مدینہ سے پیغام بھیجتا تو وہ انکار نہ کرتا۔ معاف کیجیے میں نے اپنے مقام سے پیغام دینے کو ترجیح دی۔ اگر آپؓ کو یہ رشتہ دینی یا دنیاوی اعتبار سے ناپسند ہو تو میں آپؓ کی مرضی پوری کرنے کے لیے تیار ہوں۔ رہا مسئلہ مسلم مقتولین کی تعزیت کا تو اگر کسی کا حزن وغم کسی زندہ کو باقی رکھ سکتا یا مُردہ کو لوٹا سکتا تو میرا حزن وغم زندہ کو باقی رکھتا اور مُردہ کو لوٹا دیتا۔ میں نے اس طرح حملہ کیا کہ زندگی سے مایوس ہو گیا اور موت کا یقین ہو گیا اور رہا مسئلہ مجاعہ کی فریب دہی کا تو میں نے اپنی رائے میں غلطی نہیں کی لیکن مجھے علم غیب نہیں ہے جو کچھ کیا اللہ نے مسلمانوں کے حق میں خیر کیا ہے۔ انہیں زمین کا وارث بنایا اور انجام کار متقیوں کے لیے ہے۔ جب یہ خط حضرت ابو بکرؓ کو موصول ہوا تو آپؓ کا غصہ جاتا رہا اور قریش کی ایک جماعت نے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط لانے والے نے بھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے عذر خواہی کی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم سچ کہہ رہے ہو اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وضاحت اور معذرت قبول فرمائی۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ ایک قصہ مرتدین کا تو ختم ہو گیا باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان ہو گا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 17/ جون 2022ء

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

☆... حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دَور خلافت میں مختلف جنگی مہمات میں مسلمانوں کے لشکروں کی فتوحات کا تفصیلی تذکرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/ جون 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ خطبے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں مرتدین، مسیلمہ کذاب اور منافقین کا قصہ ختم ہوگیا تھا البتہ ہتھیار اُٹھانے والے مرتدین کا ذکر ابھی چل رہا ہے۔ دس مہمات میں سے پہلی کا بیان ہو چکا ہے جبکہ دوسری اور تیسری حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ عمان کے مرتد باغیوں کے خلاف کی گئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ ہجری میں حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تبلیغ اسلام اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عمان کے دو رئیس بھائیوں جیفر جلندی اور عباد جلندی کے نام خط بھیجا کہ اگر اسلام قبول کرلو گے تو امن میں رہو گے ورنہ ریاست چھن جائے گی۔ کچھ دنوں کی بحث کے بعد دونوں بھائیوں نے اسلام قبول کرلیا لیکن دونوں بھائیوں کے اس خدشے پر کہ زکوٰۃ کا مال اکٹھا کرنے پر لوگ اُن کے خلاف ہوجائیں گے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت دی کہ یہاں سے زکوٰۃ کا جو بھی مال اکٹھا کیا جائے گا وہ مقامی لوگوں پر ہی خرچ کیا جائے گا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں دو سال مقیم رہے اور اُن کی تبلیغ اسلام کے نتیجے میں یہاں کے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کرلیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عمان میں بھی بغاوت ہوگئی اور لقیط بن مالک نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور عمان کے جاہلوں نے اُس کی پیروی کی جن کی مدد سے وہ عمان پر قابض ہوگیا۔ ان حالات میں جیفر جلندی اور عباد جلندی کو پہاڑوں میں پناہ لینی پڑی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعد ازاں حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف سرداروں کو خطوط لکھے جس کی وجہ سے بہت سے سردار لقیط سے علیحدہ ہوگئے۔ شدید جنگ کے بعد لقیط کو شکست ہوئی اور عمان میں اس فتنہ کا خاتمہ ہوگیا۔ جنگ کے بعد حضرت حذیفہؓ نے یہاں قیام کیا اور مسلمانوں کی حکومت کے استحکام میں مدد دی جب کہ حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مالِ غنیمت لے کر مدینہ چلے گئے اور حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا لشکر لے کر مہرہ میں بغاوت کے فتنے کا سدِباب کرنے کے لیے روانہ ہوگئے۔

حضرت عکرمہؓ کی مہرہ کے قبیلہ کی جانب پیش قدمی کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے اہلِ عمان اور اور اِرد گرد کے لوگوں سے اس مہم کے لیے مدد طلب کی۔ مختلف قبائل کے لوگ اُن کے ساتھ ہوگئے۔ حضرت عکرمہؓ نے مہرہ اور مضافاتی علاقوں کے قبائل پر چڑھائی کر دی۔ ان کے مقابلہ کے لیے مہرہ کے لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہوگئے۔ ایک گروہ بمقام جیروت میں شخریت اور دوسرا گروہ نجد میں بنو محارب کے ایک شخص مُصَبَّح کی سربراہی میں تھا۔ دونوں سردار ایک دوسرے کے مخالف تھے اور چاہتے تھے کہ ان کو ہی کامیابی حاصل ہو۔ اسی بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کی اور دشمنوں کو کمزور کر دیا۔ حضرت عکرمہؓ نے شخریت کے لشکر کی کم تعداد کو دیکھتے ہوئے اُسے دوبارہ اسلام لانے کی دعوت دی جسے اُس نے قبول کرلیا جس کی وجہ سے مُصَبَّح مزید کمزور ہوگیا۔ حضرت عکرمہؓ نے مُصَبَّح کو بھی اسلام لانے کی دعوت دی لیکن وہ اپنے لوگوں کی کثیر تعداد کی وجہ سے جنگ پر آمادہ ہوا۔ نجد کے مقام پر مُصَبَّح سے شدید مقابلہ ہوا۔ مُصَبَّح اس جنگ میں مارا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے مرتدین باغیوں کے لشکر کو شکست سے دوچار کیا۔ جنگ کے بعد بے بہا مالِ غنیمت کی وجہ سے مسلمانوں کا لشکر مزید طاقتور ہوگیا۔ یہاں کے لوگوں کی اکثریت نے اسلام قبول کرلیا اور حضرت عکرمہؓ نے فتح کی خوشخبری حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں بھجوادی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کے مطابق حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مہرہ سے فارغ ہوکر ایک بہت بڑے لشکر کے ہمراہ یمن کی طرف پیش قدمی کی۔ قبیلہ نخع اور حمیر کے لوگوں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت اسلام پر آمادگی ظاہر کی اور حضرت عکرمہؓ نے اُن کو ارتداد کے الزام سے بری قرار دے دیا۔ یمن کے علاقہ ابین میں قیس اور عمرو بن معدی کرب قتال یعنی جنگ پر آمادہ تھے لیکن دونوں میں جلد ہی اختلاف کی وجہ سے حضرت عکرمہ کو مرتدین کے خاتمہ میں کامیابی ملی۔ یمن کے ساتھ ہی حضر موت کے علاقہ میں کندہ قبیلہ آباد تھا۔ اس علاقہ میں حضرت زیاد بن لبیدؓ امیر تھے جن کی زکوٰۃ کے معاملہ میں سختی کی وجہ سے یہاں بھی بغاوت ہوگئی تھی۔ چنانچہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مہاجر بن ابو امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس موقع پر ان کی مدد کی۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرتدین کی مہمات سے فارغ ہوکر مدینہ کی طرف روانہ ہونے کی تیاری کی تو اُن کے ہمراہ نعمان بن جون کی بیٹی اسماء بنت نعمان بن جون بھی تھیں جن کے ساتھ انہوں نے دورانِ جنگ شادی کرلی تھی جس کی وجہ سے اُن کی فوج کے کئی افراد نے اُن سے علیحدگی اختیار کرلی تھی۔ بعض لوگوں کی ناراضگی کا پس منظر یہ تھا کہ نعمان بن جون نے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے کی درخواست کی تھی لیکن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمادیا تھا۔ لہٰذا ناراض لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اُسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اس لڑکی سے شادی نہیں کرنی چاہئے تھی۔ اس معاملہ پر حضرت مہاجر بن ابو امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی جب کوئی فیصلہ نہ کر سکے تو یہ معاملہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھجوایا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناراض افراد کی دلیل کو تسلیم نہیں کیا اور حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی کو جائز قرار دیا۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مدینہ پہنچے تو لشکر کا وہ حصہ جو خفا ہوکر علیحدہ ہوگیا تھا دوبارہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مل گیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس واقعہ کے متعلق بیان فرمایا ہے کہ جب عمان فتح ہوا تو کندہ قبیلہ کی ایک عورت اسماء کا بھائی ایک وفد کے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ہمشیرہ کی شادی کی درخواست کر دی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف قبائل عرب کے اتحاد کی وجہ سے اُس کی درخواست قبول کر کے اُس کی ہمشیرہ سے نکاح کرلیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء کو کندہ قبیلہ سے لانے کے لیے حضرت ابو اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر کیا۔ اسماء کو لانے کے بعد ایک مکان میں ٹھہرایا گیا جہاں کچھ عورتیں اُسے دیکھنے کے لیے آئیں اور اُسے یہ مشورہ دیا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس آئیں تو تم اُنہیں کہنا کہ میں آپؐ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں اس طرح پہلے دن ہی تمہارا رعب اُن کے دل میں بیٹھ جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اسماء کے پاس آئے تو اُس نے اسی طرح کہہ دیا۔ یہ بات ایک نبی کی شان کے انتہائی خلاف تھی لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسید کو ہی دوبارہ اس خاتون کو دو چادروں کے ساتھ واپس اس کے قبیلہ میں پہنچانے کا حکم دے دیا۔ اُس کے قبیلے کے لوگوں کو جب اس بات کا علم ہوا تو اُسے لعن طعن

کی لیکن اسماء نے کہا یہ میری بدبختی ہے اور مجھے ورغلایا گیا تھا۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ بعید نہیں کہ کسی منافق نے اسماء کو ورغلانے کے لیے کسی عورت کا استعمال کیا ہو۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمامہ کی طرف بھیجا اور بعد میں حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد کے لیے روانہ کیا۔حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔آپؓ نے اپنے بھائیوں کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔آپ مشہور سپہ سالاروں میں سے تھے۔18/ہجری میں ان کی وفات ہوئی تھی۔جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کے باوجود حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتظار نہ کیا اور مسیلمہ پر حملہ کر دیا تا کہ فتح کا سہرا اُنہی کے سر بندھے۔تاہم مسیلمہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کو پیچھے دھکیل دیا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اس ناکامی کی اطلاع پہنچی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں تنبیہی خط لکھا کہ اس ناکامی کا داغ لے کر مدینہ نہ آنا کہ کہیں لوگوں میں بددلی نہ پھیل جائے اور اُنہیں عمان جانے کا حکم دیا جب کہ حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دوسرے حکم کا انتظار کرنے کا فرمایا۔بعد ازاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسیلمہ کے مقابلے کے لیے روانہ کیا تو حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن کی مدد کرنے کا حکم دیا۔حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یمامہ کی جنگ میں حصہ لیا اور بعد ازاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مل کر بنو قضاعہ کے باغیوں کا مقابلہ کیا۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آٹھ ہجری میں فتح مکہ سے چھ ماہ پہلے اسلام قبول کیا۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ ہجری میں آپؓ کو عمان کا امیر مقرر فرمایا اور آپؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک اس منصب پر فائز رہے۔اس کے بعد شام کی فتوحات میں شامل ہوئے۔فلسطین اور مصر کے حاکم بھی رہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عسکری مہمات میں ان پر اعتماد فرماتے تھے۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ باقی مہمات کا ذکر انشاء اللہ بعد میں ہوگا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 24/جون 2022ء

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

☆...حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَورِ خلافت میں مختلف جنگی مہمات میں مسلمانوں کے لشکروں کی فتوحات کا تفصیلی تذکرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24/جون 2022ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔جمعہ کی اذان دینے کی سعادت صہیب احمد صاحب کے حصے میں آئی۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کی باغیوں کے خلاف مہمات کا ذکر ہو رہا تھا۔ساتویں مہم حضرت خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی، انہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کے سرحدی علاقے حمقتین کی طرف بھیجا تھا۔حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔آپؓ نے ایک خواب کی بنا پر اسلام قبول کیا تھا۔رسول اللہ ﷺ حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے پر بہت خوش ہوئے تھے۔آپؓ کو قبولِ اسلام کے بعد اپنے باپ کی جانب سے سختی کا بھی سامنا کرنا پڑا، آپؓ کو گھر سے بے گھر کر دیا گیا لیکن آپؓ کے پایۂ ثبات میں بالکل لغزش نہیں آئی تھی۔

حبشہ کی طرف دوسری ہجرت میں حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیوی اور بھائی کے ہمراہ شامل تھے۔حبشہ سے واپسی کے بعد عمرۃ القضا، فتح مکہ، غزوہ حنین، طائف اور تبوک سب میں آپؓ حضور ﷺ کے ہم رکاب رہے۔غزوہ بدر میں عدم موجودگی کے سبب شریک نہ ہونے کا آپؓ کو ہمیشہ افسوس رہا۔آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگوں کو ایک ہجرت اور تمہیں دو ہجرتوں کا شرف حاصل ہوا ہے۔آپؓ کاتبینِ وحی میں بھی شامل تھے۔آپؓ کو حضور ﷺ نے یمن کے صدقات وصول کرنے پر مقرر فرمایا، حضورؐ کی وفات تک آپؓ اس منصب پر فائز رہے۔روایت کے مطابق آپؓ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت میں توقف کیا تھا لیکن بنو ہاشم کے بیعت کرنے کے بعد آپؓ نے بھی بیعت کر لی تھی۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؓ کو مختلف مواقع پر لشکروں کا امیر مقرر فرمایا۔

مرتدین سے ہونے والے معرکوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تیماء میں امدادی دستے پر متعین فرمایا۔حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیماء میں قیام فرمایا تو آس پاس کی بہت سی جماعتیں آپؓ سے آن ملیں۔رومیوں نے مسلمانوں کے اس عظیم لشکر کی خبر سنی تو عربوں سے شام کی جنگ کے لیے فوجیں طلب کیں۔حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس امر کی اطلاع دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؓ کو پیش قدمی کا حکم دیا۔آپؓ یہ حکم پاتے ہی آگے بڑھے تو دشمن پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ وہ اپنی جگہ چھوڑ کر منتشر ہو گیا۔حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دشمن کے مقام پر قابض ہوئے تو جو لوگ آپؓ کے پاس جمع تھے وہ مسلمان ہو گئے۔جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی اطلاع ملی تو آپؓ نے لکھا کہ تم آگے بڑھو مگر اتنا آگے نہ جانا کہ دشمن کو حملہ کرنے کا موقع مل جائے۔

کتب تاریخ میں حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرتدین کے خلاف کارروائیوں کا اتنا ہی ذکر ملتا ہے۔اس کے علاوہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور میں فتوحاتِ شام میں آپؓ کا کردار ہے جس کا ذکر آئندہ ہوگا۔

آٹھویں مہم حضرت طریفہ بن حاجز کی بنو سلیم اور بنو ہوازن کی جانب ہے۔بعض نے معن بن حاجز بھی بیان کیا ہے۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عالی عنہ طلیحہ کے مقابلے کے لیے روانہ ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معن کو لکھا کہ بنو سلیم میں سے جو لوگ اسلام پر ثابت قدم ہیں ان کو ساتھ لے کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جاؤ۔چنانچہ حضرت معن اپنے بھائی طریفہ کو جانشین مقرر کر کے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکل پڑے۔ایک شخص فجاءہ نامی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سواری اور قوت لے کر جب مسلمانوں کے خلاف شرانگیزی پھیلائی تو اسے رفع کرنے میں حضرت طریفہ بن حاجز نے کردار ادا کیا۔

نویں مہم مرتد باغیوں کے خلاف حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی۔حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتدائی اسلام قبول کرنے والوں میں شامل تھے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے انہیں بحرین بھجوایا گیا تھا۔عہدِ نبوی میں یہاں منذر بن ساوی حکمران تھے جن کے پاس حضور اکرم ﷺ کا خط

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لے کر گئے تھے۔ منذر بن ساوی حضور ﷺ کا خط پا کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی وفات اور اس کے بعد عہدِ صدیقی اور پھر عہدِ فاروقی میں اپنی وفات تک حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحرین کے عامل رہے۔

ایک موقعہ پر حضور ﷺ نے انہیں معزول کر کے حضرت ابان بن سعید بن عاص کو والی مقرر کر دیا تھا۔ جب حضور ﷺ کے وصال کے بعد ارتداد اور بغاوت نے سر اٹھایا تو ابان وہاں سے واپس آ گئے۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحرین کا عامل مقرر فرمایا۔

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے مستجاب الدعوات تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ ان کی خوبیوں اور قبولیتِ دعا سے مَیں بہت متاثر ہوں۔ ایک مرتبہ آپؓ مدینے سے بحرین کے ارادے سے چلے کہ راستے میں پانی ختم ہو گیا۔ آپؓ نے دعا کی تو دیکھا کہ ریت کے نیچے سے ایک چشمہ پھوٹا اور سب لوگ سیراب ہو گئے۔ آپؓ کی وفات 14ھ یا 21ھ ہجری میں ہوئی۔

بحرین شاہانِ حیرہ کی عمل داری میں تھا اور شاہانِ حیرہ کسریٰ بادشاہوں کے ماتحت تھے۔ بحرین میں فارسی، عیسائی، یہودی اور عرب تاجروں سمیت مختلف اقوام کی مخلوط آبادی تھی۔ قبیلہ عبد القیس پر منذر بن ساویٰ کی حکومت تھی۔ اس قبیلے کے وفد دو دفعہ پانچ اور نو ہجری میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے چند دن بعد منذر کا انتقال ہو گیا اور تمام علاقے میں بغاوت پھیل گئی۔ حضرت جارود جو اپنی قوم کے اشراف میں سے تھے اور تربیت حاصل کرنے مدینہ بھی گئے تھے انہوں نے اپنی قوم سے خطاب کیا اور بڑے منطقی انداز میں اپنی قوم کو سمجھایا۔ آپ کی قوم تو فتنۂ ارتداد سے محفوظ رہی تاہم باقی حصوں میں ایرانی حکومت کی حوصلہ افزائی سے بغاوت نے سر اٹھالیا۔ باغی قبائل نے منذر بن نعمان کو بادشاہ بنانے کا ارادہ کیا اور کسریٰ سے اجازت حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیا۔ کسریٰ نے ان سے حضور ﷺ کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ عرب کا وہ شخص فوت ہو گیا ہے جس کو قریش اور مضر کے جملہ قبائل معزز سمجھتے تھے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کہا کہ اس کے بعد اس کا جانشین ایسا شخص کھڑا ہوا ہے جو کمزور بدن والا ضعیف الرائے ہے۔ کسریٰ سے منذر بن نعمان کی بادشاہی پر مہر تصدیق لگوانے کے بعد یہ باغی قبائل مسلمانوں سے لڑائی کے لیے تیار ہو گئے۔ ابتدائی معرکے میں ایرانیوں کا بڑا نقصان ہوا دوسری دفعہ کے معرکے میں عبد القیس کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ یہ معرکہ آرائی کئی روز تک جاری رہی۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس معرکے کا علم ہوا تو آپؓ نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب فرمایا اور لشکر کی کمان ان کے سپرد فرمائی۔ آپؓ کے ساتھ دو ہزار مہاجرین و انصار عبد القیس کی مدد کے لیے بحرین روانہ ہوئے۔ جب آپؓ یمامہ کے پاس پہنچے تو حضرت ثمامہ بن اثال بن حنیفہ کی ایک جماعت ان سے آملی۔ اس سے قبل قیس بن عاصم جو منکرینِ زکوٰۃ میں شامل تھے وہ بنو حنیفہ کے زیر ہونے کے بعد حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر میں شامل ہو چکے تھے۔

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لشکر قیام پذیر تھا کہ رات کے اندھیرے میں اونٹ بے قابو ہو کر بھاگ گئے۔ اونٹوں پر لدا ہوا مال بھی ان کے ساتھ ہی چلا گیا۔ لوگ سخت مایوس ہو گئے ایسے میں حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب لوگوں کو جمع کیا اور تسلی دی۔ آپؓ نے فرمایا کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد کرنے آئے ہو اور تم اللہ کے مددگار ہو تمہیں خوش خبری ہو کہ اللہ ہرگز تمہیں ایسی حالت میں نہیں چھوڑے گا۔ طلوعِ فجر کے ساتھ صبح کی اذان ہوئی حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دونوں گھٹنوں کے بل دعا کے لیے بیٹھ گئے اور سب لوگ بھی دو زانو دعا کے لیے بیٹھ گئے۔ خوب رقت بھری دعا کی گئی۔

تھوڑی سی روشنی افق میں نمودار ہوتی تو آپؓ دریافت فرماتے کہ جا کر خبر لاؤ۔ ایک شخص جاتا اور واپس آ کر کہتا کہ یہ روشنی محض سراب ہے، ایسا دو بار ہوا۔ تیسری بار جب روشنی نمودار ہوئی تو خبر دینے والے نے بتایا کہ پانی ہے۔ چنانچہ سب نے پانی پیا اور غسل کیا۔ ابھی دن نہیں چڑھا تھا کہ لوگوں کے اونٹ ہر سمت سے دوڑتے ہوئے ان کے پاس آ گئے۔ جب حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس واقعہ کی تفصیل حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھجوائی تو آپؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر جو مہمات پر نکلنے والے صحابہؓ تھے ان کے ساتھ اس طرح کے معجزات بھی ہوا کرتے تھے۔ اس کا بقیہ حصہ ان شاء اللہ آئندہ بیان ہو گا۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 5، 12، 17، 26 جون 2022ء)

اس شجرِ خلافت کے گھنے سائے میں جو ہو

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب

مجھ کو مرے آقا کی جھلک ایک دکھا دے
پیاسا ہوں مری پیاس خدارا تُو بجھا دے

اے دوست تو دربارِ خلافت میں لئے چل
اُس ماہِ جہاں تاب سے تُو مجھ کو ملا دے

میں بھی ہوں اسی حُسن وفا کیش کا عاشق
”دیوانوں کی فہرست میں اک نام بڑھا دے“

یہ ایک حقیقت ہے دعا ہے وہ سراپا
میری بھی تمنا ہے کہ وہ مجھ کو دعا دے

جتنے بھی ہیں سب کام سنور جائیں گے میرے
اک نگہِ کرم وہ جو مری سمت اٹھا دے

جاتا ہی نہیں خالی کوئی بزم سے اُس کی
ہر ایک کو وہ تحفۂ صد مہر و وفا دے

اس مہ کا دل و سینہ ہے چاہت کا خزینہ
آدابِ محبت وہ جہاں بھر کو سکھا دے

وہ بولے تو عرفان کے بہنے لگیں جھرنے
لکھے تو جواہرات وہ کاغذ پہ سجا دے

اس شجرِ خلافت کے گھنے سائے میں جو ہو
ہر اِک کو یہ اثمارِ گُلِ صِدق و صفا دے

سرسبز اسے تا بہ ابد رکھ مرے مولا
سیراب اسے کرنے کو تو آبِ بقا دے

(آمین)

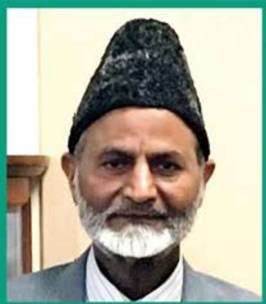

نماز جمعہ کی فضیلت

خطبہ جمعہ از مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے چوالیسویں جلسہ سالانہ 2022ء کے موقع پر جمعۃ المبارک کا خطبہ 15 جولائی کو مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ارشاد فرمایا۔ اور آپ نے ''نماز جمعہ کی فضیلت'' کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ عام طور پر ہماری روایات کے مطابق جلسہ سالانہ کا افتتاح جمعۃ المبارک کے خطبہ سے ہو جاتا ہے۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب کے خطبہ سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ 15 جولائی 2022ء ویڈیو کے ذریعہ سٹیج پر اور ارد گرد آویزاں بڑی بڑی سکرینوں کی مدد سے احباب وخواتین نے جلسہ گاہ میں سنا اور دیکھا۔

نماز جمعہ کی فضیلت کے موضوع پر محترم امیر صاحب کا خطبہ جمعہ ادارہ افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(سورۃ الجمعۃ 10:62)

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ

(سورۃ البقرۃ 153:2)

احباب جماعت کو وقتاً فوقتاً نماز جمعہ کے بارہ میں توجہ دلائی جاتی ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس دن کے متعلق جو راہنمائی فرمائی ہے اس کو ذہن نشین رکھا جائے تو ہر مخلص مسلمان یہ سمجھ سکتا ہے کہ جمعہ کے معاملہ میں ہمیں کس قدر احتیاط اور توجہ سے کام لینا چاہیے۔ چنانچہ جو آیت خاکسار نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصّہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔''

اس آیت میں جمعہ کی نماز کا مقصد بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ'' کہ جمعہ کی نماز کو آتے ہوئے یہ چیز ذہن میں رکھو کہ اللہ کے ذکر کے لئے آرہے ہو اور جمعہ کا یہ وقت اللہ کے ذکر کے لئے خاص ہے۔ اور پھر دوسرے مقام پر اللہ کا ذکر کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ'' یعنی تم میرا ذکر کیا کرو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا۔ یہ کیسی خوبصورت تعلیم ہے اور کیسے عظیم محبت کے رشتہ کے قائم کرنے کی دعوت ہے جو خود خدا تعالیٰ ہمیں دے رہا ہے۔ پس اس سے واضح ہوتا ہے کہ محبت الٰہی کے پیدا کرنے کے لئے جمعہ کی نماز ایک غیر معمولی مقام رکھتی ہے۔

جمعہ کی اہمیت اور برکات کے بارہ میں حضرت رسول کریم ﷺ کے کئی ارشادات احادیث میں ہمیں ملتے ہیں۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا:

''جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آنے والوں کے نام ترتیب وار لکھتے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے آنے والا اونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی دینے والے کی طرح، اس کے بعد آنے والا بکرے کی قربانی کا ثواب پاتا ہے۔ اس کے بعد مرغی کا، اس کے بعد انڈے کا۔ لیکن جب امام (خطبہ دینے کے لیے) باہر آجاتا ہے تو یہ فرشتے اپنے رجسٹر بند کر دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔''

اسی طرح جمعہ کی افادیت و برکات میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں شامل ہونے سے گناہ مٹتے ہیں اور یہ نماز گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

''پانچوں نمازیں اور (ہر) جمعہ (دوسرے) جمعہ تک درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ (ان کو مٹانے والے) ہیں''

(صحیح مسلم)

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ِۨانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

(سورۃ الجمعہ 62:12)

جہاں اللہ تعالیٰ نے اور اسکے رسول ﷺ نے جمعہ کی اہمیت اور برکات گنوائی ہیں وہاں ہمیں اس بارہ میں محتاط رہنے اور جمعہ کو نظر انداز نہ کرنے کی تنبیہہ بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ سورۃ الجمعۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔''

یہ صورتحال آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ ہم لوگ اپنے بزنس میں اپنے کاموں میں ملازمتوں میں مصروف ہوتے ہیں اور ہمیں جمعہ کے لئے آنا مشکل لگتا ہے۔ اس لئے ہم میں سے بعض جمعہ پر بالکل نہیں آتے۔ اور بعض اگر آئیں تو بہت تاخیر کے ساتھ آتے ہیں اور مشکل سے صرف نماز میں شامل ہوتے ہیں۔ ہمیں ڈر ہوتا ہے کہ ہماری ملازمت نہ چلی جائے، یا بزنس میں نقصان نہ ہو جائے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ دنیوی نقصان کا ڈر لوگوں کو جمعہ کو نظر انداز کرنے پر مجبور کرے گا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب خود ہی دیتے ہوئے فرمایا:

’’تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔‘‘

جمعہ کے روز تیاری کر کے بروقت پہنچنے والا اور خطبہ جمعہ کو بغور سننے والا بڑے اجر کا مستحق ہے۔ اس بارہ میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

’’جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کیا، اور جمعہ کے وقت سے پہلے پہنچا، شروع سے خطبہ میں شریک رہا، امام کے قریب بیٹھا، غور سے خطبہ سنا اور خاموش رہا تو اُسے اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور رات کے قیام کا ثواب ملے گا۔‘‘

(جامع ترمذی: 496)

یہ کیسا بڑا اجر ہے۔

مَـنْ تَرَكَ ثَـلاَثَ جُمَـعٍ تَهَاوُنًا بِهَـا طَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قَلْبِهِ

جہاں رسول کریم ﷺ نے جمعہ کی بے انتہا برکات گنوائی ہیں وہیں ایسے شخص کے بارہ میں جو جمعہ پر نہیں آتا سخت وعید بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

’’جو شخص غفلت اور سستی سے تین جمعے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔‘‘

(سنن ابی داؤد)

یہ ان لوگوں کے لئے انتہائی خوف کا مقام ہے جو جمعہ کی اہمیت کو نہیں سمجھتے اور اسے ایک ہلکی چیز سمجھ کر ترک کر دیتے ہیں۔ جسمانی زندگی کی طرح ہماری روحانی زندگی بھی یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم وقتاً فوقتاً روحانی طور پر تر و تازہ ہوں۔ جیسے ہمیں تازہ غذا مرغوب ہوتی ہے ایسے ہی اپنی روح کو ہم دن بھر پانچ نمازوں سے اور پھر ہفتے میں ایک بار طاقتور و تازہ غذا مہیا کریں۔ اس لئے جس طرح ہم سال بھر رمضان کا انتظار کرتے ہیں یا عید کا انتظار ہوتا ہے۔ ہمیں پورا ہفتہ جمعۃ المبارک کا انتظار رہنا چاہئے۔

رسول کریم ﷺ نے ہمیں جمعہ کی خاص تیاری کرنے کی ہدایات فرمائی ہیں۔ جمعہ کے لئے غسل کریں، صاف ستھرے کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں، جلد مسجد آئیں، خطبہ غور سے سنیں، پھر نماز ادا کریں، پھر اللہ کے ذکر کے لئے آنے والے بھائیوں سے ملیں۔ اگر ہم جمعہ کو اس کے پورے لوازمات کے ساتھ منانے لگ جائیں تو ہمیں بھی اور ہمارے بچوں کو بھی یہ احساس ہو جائے گا کہ جمعہ کا دن خوشیوں بھرے جشن کا دن ہے۔

اسلام دین فطرت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہماری آسانی کے لئے جمعہ میں بھی رخصتیں رکھی ہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

’’جمعہ ہر مسلمان پر باجماعت پڑھنا فرض ہے سوائے، غلام، عورت، بچہ اور مریض کے۔‘‘

(سنن ابی داؤد)

یہ چار طرح کے لوگ ایسے ہیں جن پر ان کے عذر کی وجہ سے جمعہ باجماعت پڑھنا فرض نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ پڑھنا چاہیں تو اس کی کوئی ممانعت نہیں وہ باجماعت جمعہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔

- اگر ہم میں سے کوئی اپنے مالکان کی طرف سے چھٹی نہ ملنے یا سکول کی وجہ سے یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے جمعہ میں شامل نہ ہو سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ مسبب الاسباب خدا سے دعا کرے۔ کیونکہ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور ہمارا ساتھی اللہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اُس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے؟ پھر اگر تم کو اُس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں‘‘

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 21)

اگر ہم ہر جمعہ کو پورے التزام کے ساتھ گزارنے کی کوشش کریں گے تو ہر جمعہ ہمارے لئے اللہ کے حضور گواہی دینے والا ہو گا کہ ہم نے اللہ کی خاطر اور اسکی رضا کے لئے پوری کوشش کی ہے۔

اس ضمن میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’پس ہر آنے والا جمعہ ہمارے لئے یہ گواہی دینے والا ہونا چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہ دن گزارے اور کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہو یا جان بوجھ کر ایسا عمل نہیں کیا جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنائے تو پھر اللہ تعالیٰ چھوٹی موٹی غلطیوں اور کوتاہیوں کو، کمیوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ ہر جمعہ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ گواہی دیتا ہے کہ اس بندے نے عموماً ڈرتے ڈرتے یہ دن گزارنے کی کوشش کی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 17/ جولائی 2015ء)

جمعہ جہاں ہمارے گناہوں کے کفارے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے خاص ہے وہیں اس روز ہمیں آنحضرت ﷺ کے احسانوں کو یاد کرتے ہوئے آپؐ پر کثرت سے درود بھی بھیجنا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ یوں فرمایا کہ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

(سنن ابی داؤد)

یہ کتنی خوش قسمتی اور سعادت کی بات ہو گی کہ ہمارے آقا و مطاع محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں ہمارا درود و سلام پیش ہو اور آپؐ کو بتایا جائے کہ آپؐ کے فلاں غلام نے جمعہ کے روز آپؐ کو اتنی مرتبہ یاد کیا اور آپؐ پر درود بھیجا۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ سعادت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

ہم میں سے ہر ایک کو جمعہ کی اہمیت اور برکتوں کے بارہ میں سوچنا چاہئے کہ جمعہ کے روز صرف چند گھنٹے اللہ کی راہ میں وقف کرنے سے کتنی عظیم الشان برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ ہمیں اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے، اس کی بخشش حاصل ہوتی ہے، آنحضرت ﷺ سے تعلق مضبوط ہوتا ہے۔ اور بے شمار برکتیں ہیں جو جمعہ کی نماز میں شامل ہونے سے وابستہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق دے کہ ہم جمعۃ المبارک کی اہمیت کو سمجھنے والے ہوں اور اس کی برکتوں سے حصہ پانے والے ہوں۔

- مہمانوں کو انتظامیہ کی طرف سے مقرر کی جانے والی سیکیورٹی اور ہیلتھ پروٹوکولز کی مکمل تعمیل کرنی چاہیے تا کہ جلسہ میں کسی قسم کی بد امنی یا بدمزگی پیدا نہ ہو۔ اس سلسلہ میں کسی قسم کی ناراضگی یا بے چینی کا اظہار نہ کریں۔

(باقی صفحہ 30)

رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر ایک اور حملہ اور اس کا جواب

مکرم محمد سلطان ظفر صاحب

مئی2022ء میں بھارت کی حکمران پارٹی بی جے پی کی قومی ترجمان نوپور شرما نے ٹی وی کے ایک پروگرام میں رسول اللہ ﷺ کی ہستی پر شدید اعتراضات کئے۔ ان کے اعتراضات کرنے کا طریقہ انتہائی جارحانہ اور ناقابلِ برداشت تھا۔ اس پروگرام کے بعد دُنیا کے اکثر مسلمان ممالک میں بجاطور پر ایک شدید بے چینی پھیل گئی ہے اور کئی مسلمان حکومتوں نے بھارتی حکومت سے شدید احتجاج کیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بھارتی حکومت نے مذکورہ لیڈر کی پارٹی رکنیت معطل کر دی ہے۔

اس ساری صورت حال میں مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات علمی رنگ میں بھی دیں تا کہ سوشل میڈیا پر جو نام نہاد ''غیر جانبدار'' یہ نکتہ اٹھا رہے ہیں کہ اس سرکردہ لیڈر نے آخر غلط کیا کہا ہے؟ ان کی بھی تشفی ہو سکے۔

رسول اللہ ﷺ پر جو دو اعتراضات اِس خاتون نوپور شرما نے کیے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

1۔ بچی کے ساتھ نکاح کر کے جسمانی تعلق قائم کیا۔

2۔ گھوڑے پر بیٹھ کر آسمانوں پر چلے گئے تھے۔

پہلا اعتراض:

مذکورہ بالا خاتون نے پہلا اعتراض کیا کہ ''ایک بچی کے ساتھ نکاح کر کے جسمانی تعلق قائم کیا''

یہاں یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ اسلامی روایات میں نکاح اور رخصتی دو مختلف امور ہیں۔ نکاح ایک مذہبی اور بعض ملکوں میں قانونی ضرورت ہے جس سے مرد اور عورت کو بطور میاں بیوی اکٹھا رہنے کی اجازت مل جاتی ہے۔ جب کہ رخصتی وہ عمل ہے جب لڑکی بلوغت کی عمر میں پہنچ کر اپنے شوہر کے ساتھ اکٹھا رہنا شروع کر دیتی ہے۔ نکاح پہلے ہو جاتا ہے اور بعد ازاں رخصتی ہوتی ہے۔ یہ دونوں امور اکٹھے بھی ہو سکتے ہیں اور دِنوں، ہفتوں، مہینوں یا سالوں کے وقفہ سے بھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح رسول کریم ﷺ سے، بعض روایات کے مطابق سات سال کی عمر میں ہو گیا تھا، جب کہ بعض روایات کے مطابق 9 سال بلکہ بعض روایات کے مطابق 17 سال کی عمر میں ہوا۔

ابن سعد نے طبقات میں یہ روایت نقل کی ہے کہ:

''كَانَتْ عَائِشَةُ وُلِدَتِ السَّنَةَ الرَّابِعَةَ مِنَ النُّبُوَّةِ فِي أَوَّلِهَا یعنی حضرت عائشہؓ سنہ 4 نبوی کے ابتداء میں پیدا ہوئیں تھیں۔''

اور کئی روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؓ کی رخصتی 2 ہجری میں ہوئی۔ اس طرح آپ کی عمر 12 سال بنتی ہے۔

(بحوالہ سیرۃ خاتم النبیین ﷺ مصنفہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ صفحہ 423 تا 426)

مخالفینِ اسلام نے تاریخِ اسلام میں حضرت عائشہؓ کے نکاح کے واقعہ کو، اسلامی روایات سے بنیادی لاعلمی کی وجہ سے، رخصتی سمجھ کر شادی قرار دے دیا جو کہ خلافِ واقعہ ہے۔

یہ بات ثابت شدہ ہے کہ بعض ممالک، جن میں عرب ممالک بھی شامل ہیں، کی بچیاں بہت جلد جوان ہو جاتی ہیں۔ اور اب بھی کئی ممالک میں بارہ سال کی عمر میں شادی عام سی بات ہے۔ اس وقت بھی پاکستان کی عدالتوں میں ایک کیس زیر سماعت ہے جس میں کراچی کی ایک لڑکی دُعا زہرا نے والدین سے اجازت لیے بغیر شادی کر لی ہے اور والدین کے مطابق اس کی عمر صرف 13 سال ہے۔ چونکہ صوبہ سندھ میں کم عمر شادی پر قانوناً پابندی ہے لہٰذا اس نے صوبہ پنجاب جا کر شادی کی تا کہ قانون کی گرفت میں نہ آ سکے۔ یہ بیان کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اگر پاکستان جیسے ملک میں جہاں عموماً لڑکیاں کمزور ہوتی ہیں اگر وہاں 13 سال کی بچی بلوغت کی عمر کو پہنچ سکتی ہے تو عرب میں جہاں لڑکیاں جسمانی لحاظ سے قد کاٹھ میں کہیں بڑھی ہوتی ہیں، بلوغت کی عمر کو کیوں نہیں پہنچ سکتی؟

معترضین کے مطابق اگر یہ شادی نفسانی خواہشات کا نتیجہ تھی تو پھر کیوں رسول اللہ ﷺ کی راتیں بستر کی بجائے رکوع و سجود میں گزرتی تھیں؟

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود فرماتی ہیں کہ نماز باجماعت کے علاوہ آنحضور ﷺ باقاعدگی سے نوافل اور نماز تہجد کا التزام فرمایا کرتے تھے۔ جب سب دنیا سو رہی ہوتی آپؐ اپنے بستر کو چھوڑ کر بے قرار دل کے ساتھ اپنے خالق و مالک اور محبوب ازلی کے حضور حاضر ہو جاتے۔ اور اپنی مناجات پیش کرتے۔ گویا دربار خاص لگ جاتا جس میں آپؐ ہوتے اور سامنے آپ کا رب ہوتا۔

آنحضرت ﷺ رات کے وقت اس قدر دعائیں کرتے اور اس قدر لمبی نماز پڑھتے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بعض دفعہ کھڑے کھڑے آپؐ کے پاؤں متورم ہو جاتے اور پھٹنے لگتے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب التہجد، باب قیام النبی ﷺ)

رات کا وقت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آنکھ کھلتی ہے وہ آپؐ کو اپنے بستر پر نہیں پاتیں۔ وہ کہتی ہیں

''ایک رات (میری آنکھ کھلی) تو میں نے حضورؐ کو اپنے بستر پر نہ پایا۔ مجھے خیال آیا کہ حضورؐ مجھے چھوڑ کر کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے ہیں۔ پھر میں حضورؐ کو تلاش کرنے لگی تو کیا دیکھتی ہوں کہ حضورؐ (نماز میں) رکوع میں ہیں (یا شاید) آپؐ اس وقت سجدہ کر رہے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ تو اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ ہر قسم کی بزرگی کا حامل ہے (تو میرا رب ہے) تیرے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپؐ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ اے اللہ جو کچھ میں لوگوں سے چھپ کر کرتا ہوں اور جو کچھ میں ان کے سامنے کرتا ہوں ان میں سے ہر عمل کو اپنی رحمت اور مغفرت سے ڈھانپ لے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ مَیں نے حضور کو جب (نماز میں) اس طرح اپنے مولیٰ کے حضور دعا کرتے دیکھا تو مجھے اپنی حالت پر افسوس ہوا اور میں نے دل ہی دل میں کہا تم کیا سمجھ بیٹھیں، خدارا ان کی تو شان ہی کچھ اور ہے۔

(سنن نسائی۔ کتاب عشرۃ النساء، باب الغیرۃ و کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء فی السجود)

ایک بار حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ آپؓ مجھے آنحضور ﷺ کی کوئی ایسی بات بتائیں جو آپؓ کو بہت ہی عجیب معلوم ہوتی ہو۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رو پڑیں اور ایک لمبے عرصہ تک روتی رہیں اور جواب نہ دے سکیں پھر فرمایا کہ آپؐ کی تو ہر بات ہی عجیب تھی کس کا ذکر کروں اور کس کا نہ کروں۔ ایک رات میرے ہاں باری تھی حضورؐ میرے پاس تشریف لائے بستر میں داخل ہوئے اور فرمایا اے عائشہؓ کیا مجھے اِس بات کی اجازت دیں گی کہ مَیں اپنے رب کی عبادت میں یہ رات گزاروں۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ !یقیناً مجھے تو آپؐ کا قُرب پسند ہے اور آپؐ کی خوشنودی مقصود ہے میں آپؐ کو خوشی سے اجازت دیتی ہوں۔ اس پر حضور اٹھے اور گھر میں لٹکے ہوئے ایک مشکیزہ کی طرف گئے اور وضو کیا پھر آپؐ نماز پڑھنے لگے اور قرآن کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا۔ آپؐ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی پھر آپؐ بیٹھ گئے اور خدا کی حمد اور تعریف کی اور پھر رونا شروع کر دیا پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور پھر رونے لگے یہاں تک میں نے دیکھا کہ آپؐ کے آنسوؤں سے زمین تر ہوگئی اور اسی حال میں وہ رات گزر گئی اور جب صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کے لئے آپؐ کو بُلانے آئے تو اس وقت بھی آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ رو رہے ہیں کیا آپؐ کے متعلق اللہ نے یہ خوشخبری نہیں دی وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ پھر آپؐ کیوں روتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ”اے بلال! کیا میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔“

(تفسیر کشاف زیر آیت ان فی خلق السمٰوٰت والارض)

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رؤیا میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاؓ سے شادی کا اشارہ پایا تھا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے الٰہی اشارہ پا کر اپنے بیٹے کو دریا میں بہا دیا تھا، جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو الٰہی اشارہ پا کر پہلے لق و دق صحرا میں چھوڑ دیا اور پھر ان کے گلے پر چھری پھیرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ (اور ایک بھاری مسلم و غیر مسلم اکثریت کے مطابق چھری پھیر بھی دی تھی)۔ لیکن کوئی یہودی یا عیسائی اس بات پر اعتراض نہیں کرتا کہ کیسے ایک شیر خوار بچے کو ایک سگی ماں نے دریا میں بہا دیا یا کیسے ایک باپ اپنے بیٹے کے گلے پر چھری پھیر سکتا ہے بلکہ پوری دُنیا بڑے فخر سے ان واقعات کو بیان کرتی ہے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی تلقین کرتی ہے کیوں کہ سب کو معلوم ہے کہ یہ الٰہی منشاء تھی نہ کہ ذاتی خواہش اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی الٰہی منشاء کے مطابق تھی نہ کہ رسول اللہ ﷺ کی نفسانی خواہشات کے مطابق۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے، خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے جن پاک گوشوں کو اجاگر کیا ہے وہ کسی اور صحابی کے لئے ناممکن تھا اور پاک شادی کی یہ بھی ایک بنیادی وجہ تھی۔ اس کم عمری کی شادی کی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کم عمری میں ہی رسول کریم ﷺ کے ساتھ دن رات، دس سال گزارنے کا موقع مل گیا۔ اور چونکہ چھوٹی عمر میں یادداشت اچھی ہوتی ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ کے سیرت کے جو پہلو حضرت عائشہؓ نے، رسول کریم ﷺ کی وفات کے 50 سال بعد تک بیان فرمائے ہیں، وہ کوئی اور بیان کر ہی نہیں سکتا تھا۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان احسان امتِ مسلمہ پر ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ ان 50 سالوں میں آپؓ نے امت مسلمہ کو سنتِ نبوی اور احادیث سے روشناس کروایا اور ہم آج تک اُن سے فیض مند ہو رہے ہیں اور یہ فیض انشاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے زیادہ روایات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہی مروی ہیں۔ آپؓ نے نہ صرف احادیث امتِ مسلمہ تک پہنچا کر امتِ مسلمہ پر احسانِ عظیم فرمایا بلکہ دین کی وضاحت اور تشریح بھی کی۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا! رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ تم آدھا دین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سیکھ سکتے ہو۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپؓ کو آدھا دین آتا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، جو کہ اپنے آقا کے ہر رنگ میں رنگی ہوئی تھیں تو ہر پہلو سے دین کو سمجھتی تھیں، لہٰذا حضور ﷺ کی حدیث کا یہی مطلب بنتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رتبہ آدھے نبی جتنا ہے، کیونکہ یہ نبی کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اپنی امت کو دین سکھائے۔

دوسرا اعتراض:

1۔ نوپور شرما نے دوسرا اعتراض یہ کیا ہے کہ (رسول اللہ ﷺ) ”گھوڑے پر بیٹھ کر آسمانوں پر چلے گئے تھے“

اس اعتراض کے جواب میں www.alislam.org پر شائع شدہ مضمون میں سے چنیدہ اقتباسات پیشِ خدمت ہیں۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ معراج اور اسراء کے واقعات جسمانی نہیں بلکہ نہایت اعلیٰ درجہ کے روحانی تجربات تھے۔

معراج یعنی آسمان پر جانے کا واقعہ 5 نبوی میں ہوا جب آپؐ خانہ کعبہ یعنی مسجدِ حرام میں سو رہے تھے جب کہ اسراء یعنی بیت المقدس جانے کا واقعہ 11 نبوی میں ہوا جب آپؐ اپنی چچازاد بہن امّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سو رہے تھے۔ دونوں واقعات میں سونے کی حالت کا مشترک ہونا بتاتا ہے کہ یہ واقعات جسمانی نہیں بلکہ روحانی تھے۔

اگر معراج جسمانی ہوتا تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو جسمانی آنکھ سے دیکھتے لیکن قرآن و حدیث میں ذکر ہے کہ جو کچھ بھی دیکھا گیا دل سے دیکھا گیا۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى (سورۃ النجم 53 : 12)

ترجمہ: اور دل نے جھوٹ بیان نہیں کیا جو اس نے دیکھا۔

وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ

(سورۃ بنی اسرائیل 17:61)

ترجمہ: اور وہ خواب جو ہم نے تجھے دکھایا اُسے ہم نے نہیں بنایا مگر لوگوں کے لئے آزمائش۔۔۔

”حضرت ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے دو بار دیکھا۔“

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ

(صحیح مسلم۔ کتاب الایمان)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ ..أَوَلَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللهَ يَقُولُ { لاَ تُدْرِكُهُ الأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الأَبْصَارَ..}

(صحیح مسلم۔ کتاب الایمان)

جو اس بات کا قائل ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اس نے اللہ پر بڑا جھوٹ باندھا۔۔۔ کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنکھیں اس تک نہیں پہنچتیں بلکہ وہ آنکھوں تک پہنچتا ہے۔

کفارِ مکّہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ اگر آپؐ آسمان پر چڑھ جائیں اور ہمارے لئے ایک کتاب لے آئیں تب ہم آپ پر ایمان لائیں گے۔

(باقی صفحہ 30)

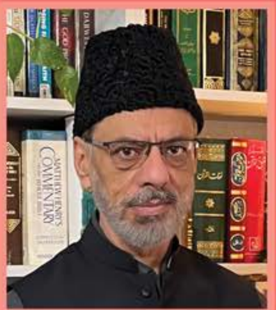

تحریک جدید۔ایک عظیم الشان منصوبہ

مکرم انصر رضا صاحب واقفِ زندگی ٹرانٹو

تحریکِ جدید کا پس منظر

اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیات میں نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ اپنے دشمنوں سے کہہ دیں کہ تم اپنی جگہ پر کام کرو میں بھی اپنا کام کرتا ہوں پھر تم جان لو گے کہ ناکامی و نامرادی کس کا مقدر بنتی ہے۔

قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝

(سورۃ الانعام 136:6)

تُو کہہ دے اے میری قوم! تم اپنی جگہ جو کرنا ہے کرتے پھرو، میں بھی کرتا رہوں گا۔ پس تم ضرور جان لوگے کہ گھر کا (بہترین) انجام کس کے لئے ہوتا ہے۔ یقیناً ظلم کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

وَيَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ ۝

(سورۃ ھود 94:11)

اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ جو کر سکتے ہو کرتے رہو۔ یقیناً میں بھی کچھ کرتا رہوں گا۔ عنقریب تم جان لو گے کہ کسے وہ عذاب آلے گا جو اسے رسوا کر دے گا اور (تم جان لوگے کہ) کون ہے وہ جو جھوٹا ہے۔ اور نظر رکھو۔ یقیناً میں بھی تمہارے ساتھ نظر رکھنے والا ہوں۔

وَقُل لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ ۝ وَانتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ ۝

(سورۃ ھود 11:123-122)

اور تُو ان سے کہہ دے جو ایمان نہیں لاتے کہ اپنی جگہ جو کر سکتے ہو کرتے رہو۔ ہم بھی یقیناً کچھ کرنے والے ہیں۔ اور انتظار کرو۔ ہم بھی یقیناً انتظار کرنے والے ہیں۔

قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝

(سورۃ الزمر 39:41-40)

تو کہہ دے کہ اے میری قوم! تم نے اپنی جگہ جو کرنا ہے کرتے پھرو، میں بھی کرتا رہوں گا۔ پس تم عنقریب جان لو گے۔ (کہ) کس تک وہ عذاب پہنچتا ہے جو اسے ذلیل کر دے اور کون ہے جس پر آ کر ٹھہر جانے والا عذاب اترتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی صداقت اس وقت ایک بار پھر ظاہر ہوئی جب 1934ء میں دشمنانِ احمدیت نے جمع ہو کر نہ صرف غیر مسلموں یعنی عیسائیوں اور آریہ سماجیوں کی حمایت سے بلکہ حکومتِ وقت کی سر پرستی میں قادیان پر دھاوا بول دیا اور یہ بلند بانگ دعویٰ کیا کہ آج وہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے اور احمدیت کا نام ونشان مٹادیں گے۔ اس کے مقابل خدا کا یہ اعجازی نشان ظاہر ہوا کہ اس کے ہاتھ سے لگایا ہوا احمدیت کا وہ پودہ جس کو مسل دینے کے لئے ارضی طاقتیں جمع ہوگئی تھیں۔ خدا کے فضل وکرم اور آسمانی افواج کی مدد سے نہ صرف پوری شان سے قائم رہا بلکہ عین اس وقت جب کہ اس کے بیخ و بن سے اکھیڑ پھینکنے کی کوششیں انتہا تک پہنچ گئیں، خدا تعالیٰ کی تقدیر خاص کے تحت اور اس کے القاء سے احمدیت کے فتح نصیب قائد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید جیسی عظیم الشان تحریک جاری فرمائی جس سے دنیا میں تبلیغ اسلام کے عالمگیر نظام کی بنیاد پڑی۔ اس مضمون میں تاریخ احمدیت کے حوالہ سے تحریک جدید کے متعلق چند حقائق بیان کئے جاتے ہیں۔

دشمن کی ناکامی کے متعلق پیشگوئی

1934ء کے اہم ترین واقعات میں سے احرار کانفرنس قادیان کا انعقاد اور تحریک جدید جیسی عظیم الشان تحریک کا قیام ہے۔ اوّل الذکر واقعہ مخالفین احمدیت کی منظم یورش پر منتج ہوا۔ اور ثانی الذکر سے اسلام واحمدیت کی عالمگیر روحانی فتح ونصرت کی مضبوط بنیاد رکھی گئی۔ ایک طرف ارضی دماغوں کے منصوبوں اور مادی تدبیروں کا اجتماع ہوا۔ تو دوسری طرف خدائے ذوالجلال کی آسمانی سکیم کا نفاذ عمل میں آیا جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کی دینی واشاعتی سرگرمیاں جو پہلے صرف چند ممالک تک محدود تھیں، عالمگیر صورت اختیار کر گئیں اور تبلیغ اسلام کا ایک زبردست نظام یعنی تحریک جدید معرض وجود میں آیا جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کی مشیت خاص اور اس کے القاء سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں عین اس وقت رکھی گئی جب کہ احراری تحریک اپنے نقطہ عروج پر تھی اور احرار اپنے خیال میں معاذ اللہ قادیان اور احمدیت کی اینٹ سے اینٹ بجادینے کا فیصلہ کر کے قادیان کے پاس ہی اپنی کانفرنس منعقد کرنے والے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 24/ مئی 1935ء کو یہ پُرجلال پیشگوئی فرمائی تھی کہ زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق احرار کے اپنے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور آج تک وہ دوبارہ اپنے پاؤں پر نہ صرف یہ کہ کھڑے نہیں ہو سکے بلکہ زمین بوس ہو گئے اور اب ان کا کوئی نام تک نہیں جانتا۔ اس اہم آسمانی خبر کا پہلا ظہور 1935ء کے حادثہ شہید گنج میں اور دوسرا 1937ء کے انتخابات میں ہوا۔ جس کے بعد بھی متعدد ایسے حالات پیش آئے کہ 39-1938ء میں احرار کے موافق اور مخالف حلقے برملا پکار اٹھے کہ احرار کے پاؤں تلے سے واقعی زمین نکل چکی ہے۔ چنانچہ اخبار احسان (لاہور) نے اپنے 8/ اکتوبر 1938ء کے شمارہ میں لکھا۔

"پنجاب والوں نے کانگرس کی تجاویز کا نہایت کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ شہید گنج کی تحریک جسے احرار نے جو کانگرس کے اشاروں پر ناچتے ہیں، چلایا تھا۔ کچھ عرصہ تک ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سکندری وزارت کی جڑیں کھوکھلی کر دے گی۔ لیکن سر سکندر نے انہیں انہی کے داؤں پر مارا۔ وہ ایک دلیرانہ بیان لے کر قوم کے سامنے آئے جس سے احراریوں کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی اور یہ ایسی تدبیر تھی کہ جس پر کانگرسی لیڈروں نے بھی انہیں مبارکباد کے تار بھیجے۔"

اگلے سال 1939ء میں ایک غیر مسلم صحافی ارجن سنگھ عاجز نے اشتہار دیا کہ:

"تھوڑا عرصہ ہوا کہ مرزا بشیر الدین محمود امام جماعت مرزائیہ نے پیشین گوئی کی تھی کہ میں دیکھتا ہوں کہ احراریوں کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی جارہی ہے۔ یہ پیشن گوئی آج بالکل پوری ہورہی ہے۔ مخالفین غور سے توجہ فرماویں۔"

(اشتہار ارجن سنگھ عاجز ایڈیٹر اخبار رنگین، امرتسر۔ صفحہ 1 بحوالہ تاریخ احمدیت۔ جلد 7، صفحہ 501)

تحریک جدید کی ایک خصوصیت

تحریک جدید کی متعدد خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ کشف بھی پورا ہوگیا جس میں حضورؑ کو غلبہ اسلام کے لئے پانچ ہزار سپاہیوں پر مشتمل ایک روحانی فوج دی گئی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے مگر وہ چپ رہا اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب میں نے اس دوسرے کی طرف رخ کیا۔ جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا۔ اور اسے میں نے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ وہ میری اس بات کو سن کر بولا کہ ایک لاکھ نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں پر اگر خدا تعالیٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پاسکتے ہیں۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی

كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ (سورۃ البقرۃ 2 : 250)

پھر وہ منصور مجھے کشف کی حالت میں دکھایا گیا اور کہا گیا کہ خوشحال ہے خوشحال ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی کسی حکمت خفیہ نے میری نظر کو اس کے پہچاننے سے قاصر رکھا۔ لیکن امید رکھتا ہوں کہ کسی دوسرے وقت دکھایا جائے۔"

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن، جلد 3، حاشیہ صفحہ 149)

الہامی تحریک

اس سکیم کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(تاریخ احمدیت۔ جلد 7، صفحہ 5)

"میں نے اس سکیم کو تیار کرنے میں ہرگز غور اور فکر سے کام نہیں لیا اور نہ گھنٹوں میں نے اس کو سوچا ہے۔ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہ تحریک پیدا کی کہ میں اس کے متعلق خطبات کہوں۔ پھر ان خطبوں میں میں نے جو کچھ کہا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر جاری کیا کیونکہ ایک منٹ بھی میں نے یہ نہیں سوچا کہ میں کیا کہوں۔ اللہ تعالیٰ میری زبان پر خود بخود اس سکیم کو جاری کرتا گیا اور میں نے سمجھا کہ میں نہیں بول رہا بلکہ میری زبان پر خدا بول رہا ہے۔"

(تاریخ احمدیت۔ جلد 7، صفحہ 5)

"پس جماعت کو اپنی ترقی اور عظمت کے لئے اس تحریک کو سمجھنا اور اس پر غور کرنا نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح مختصر الفاظ میں ایک الہام کر دیتا ہے اور اس میں نہایت باریک تفصیلات موجود ہوتی ہیں اسی طرح اس کا القاء بھی ہوتا ہے۔ اور جس طرح الہام مخفی ہوتا ہے اسی طرح القاء بھی مخفی ہوتا ہے۔ بلکہ القاء الہام سے زیادہ مخفی ہوتا ہے۔ یہ تحریک بھی جو القاء الٰہی کا نتیجہ تھی پہلے مخفی تھی مگر جب اس پر غور کیا گیا تو یہ اس قدر تفصیلات کی جامع نکلی کہ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے زمانہ کے لئے اس میں اتنا مواد جمع کر دیا ہے کہ اصولی طور پر اس میں وہ تمام باتیں آگئی ہیں جو کامیابی کے لئے ضروری ہیں۔"

(تاریخ احمدیت۔ جلد 7، صفحہ 6,7)

ساڑھے تیرہ سو سال قبل کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سکیم کا نام "تحریک جدید" محض اس لئے رکھا تھا کہ بعض لوگوں کے لئے جدید چیز لذیذ ہوتی ہے۔ ورنہ اس تحریک کا مقصد دراصل جماعت احمدیہ کو اسلام کے عہد اول میں ساڑھے تیرہ سو سال پیچھے لے جانا تھا۔ اس اعتبار سے یہ ایک ایسی قدیم تحریک تھی جس کا لفظ لفظ قرآن مجید سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔ اسی لئے حضورؓ نے اوائل ہی میں بتا دیا تھا کہ۔

"یہ مت خیال کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ نہیں بلکہ اس کا ایک ایک لفظ میں قرآن کریم سے ثابت کرسکتا ہوں اور ایک ایک حکم رسول کریم کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں۔ مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے۔ پس یہ خیال مت کرو کہ جو میں نے کہا ہے وہ میری طرف سے ہے بلکہ یہ اس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے۔ میں اگر مر بھی جاؤں تو وہ دوسرے سے یہی کہلوائے گا اور اس کے مرنے کے بعد کسی اور سے۔ بہرحال چھوڑے گا نہیں جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کرائے۔ یہ پہلا قدم ہے اور اس کے بعد اور بہت سے قدم ہیں۔ یہ سب باتیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اور جب تم پہلی باتوں پر عمل کرلو گے تو پھر اور بتائی جائیں گی۔"

اسی مضمون کو دوسرے الفاظ میں یوں بیان فرمایا کہ:

"تحریک جدید کوئی نئی تحریک نہیں ہے بلکہ یہ وہ قدیم تحریک ہے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جاری کی گئی تھی۔ انجیل کے محاورہ کے مطابق یہ ایک پرانی شراب ہے جو نئے برتنوں میں پیش کی جارہی ہے۔ مگر وہ شراب نہیں جو بدمست کر دے اور انسانی عقل پر پردہ ڈال دے بلکہ یہ وہ شراب ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے

لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ

(سورۃ الصفت 48:37)

یعنی اس شراب کے پینے سے نہ تو سر دکھے گا اور نہ بکواس ہوگی کیونکہ اس کا سرچشمہ وہ الٰہی نور ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ دنیا میں لائے۔"

(تاریخ احمدیت۔ جلد 7، صفحہ 30،31)

تحریک جدید کے کامیاب ہونے کی عظیم الشان پیشگوئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابھی تحریک جدید کے مطالبات سے متعلق خطبات کا سلسلہ جاری نہیں فرمایا تھا کہ حضورؓ

نے تحریک جدید کے کامیاب ہونے کی واضح پیشگوئی فرمائی کہ:

"اگر تم سب کے سب بھی مجھے چھوڑ دو تب بھی خدا غیب سے سامان پیدا کر دے گا۔ لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ جو بات خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہی اور جس کا نقشہ اس نے مجھے سمجھایا ہے وہ نہ ہو۔ وہ ضرور ہو کر رہے گی خواہ دوست دشمن سب مجھے چھوڑ جائیں۔ خدا خود آسمان سے اترے گا اور اس مکان کی تعمیر کر کے چھوڑے گا۔"

(تاریخ احمدیت۔ جلد 7 ،صفحہ 31)

جن نامساعد حالات اور پُرفتن و پُرخطر دور میں تحریک جدید کا آغاز ہوا اور جس طرح جماعت نے قربانیاں پیش کیں وہ آج کے دور کے لئے مشعل راہ ہیں کیونکہ خطرات ابھی باقی ہیں۔ دشمنانِ اسلام احمدیت ابھی بھی ہمارے خلاف کام کر رہے ہیں اور کئی جگہوں پر خود تو کام کر رہے ہیں لیکن جماعت کو بالمقابل کام کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ لہٰذا اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے ہماری ایک نسل یا دو نسل کی قربانیاں مکتفی نہیں بلکہ اس امر کی ضرورت ہے کہ قیامت تک ہر ایک صدی میں ہماری نسلیں صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے والی، صحیح اسلام پر قائم رہنے والی اور اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنے والی ہوں اور یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ ہماری نسلوں کی صحیح تربیت کا انتظام نہ ہو۔ اسی اہم غرض کو پورا کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کی بابرکت تحریک جاری فرمائی جسے مسلسل جاری رکھنا ہمارا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قیامت تک اس تحریک کے نتیجہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے جائیں جو صحیح اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے والے اور اسلام کا جھنڈا بلند کرنے والے ہوں۔ آمین۔

ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے

ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعوےٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے۔ ان تمام آفات سے نجات پاویں۔

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۰، ایڈیشن ۱۹۸۴ء)

مالی قربانی کی برکات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ 5/ نومبر 2021ء سے چند اقتباسات

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنین کی جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے پاک مال سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مال کے خرچ کے حوالے سے جب کہیں باتیں کی ہیں تو صرف یہی بتایا کہ مال خرچ کرنے والے مومن ہیں۔ کہیں صدقات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے صدقات کے حوالے سے بات کی ہے۔ کہیں زکوٰۃ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے خرچ کا فرمایا ہے۔ پھر جو قربانی کرنے والے اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہیں اس مال کا مصرف بھی بتایا کہ کس طرح خرچ کرنا ہے، کہاں خرچ کرنا ہے جیسا کہ الٰہی جماعتوں کا طریق ہے کہ وہ اپنے مال کو پاک کرنے کے لیے، اللہ تعالیٰ کے فضل حاصل کرنے کے لیے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتی ہیں۔ جماعت میں بھی اسی طرح مالی قربانیوں کا سلسلہ قائم ہے۔

جماعت کے افراد کو بھی پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے اور جو قربانیاں وہ دیتے ہیں وہ کس طرح پھر خرچ کی جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس مشن کو لے کر آئے تھے یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنا اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانا۔ یہ کام کوئی معمولی کام نہیں ہے بڑا وسیع کام ہے دنیا میں اس پیغام کو پھیلانا۔ اور بہر حال اس کے لیے اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سمجھتے ہوئے کہ اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو، یہ اخراجات پورے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے احمدی اپنی مالی قربانیوں کے ایسے ایسے نمونے پیش کرتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر انسان اس یقین پر پہلے سے بڑھ کر قائم ہو جاتا ہے کہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے وہی فرستادے ہیں جن کے ذریعہ سے آخری زمانے میں اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلنی تھی۔

.....پس جماعت میں ایسی بے شمار مثالیں ہیں کہ لوگ اپنے پاس کچھ نہ ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی نہ کسی ذریعہ سے انتظام کر کے خرچ کر دیتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ایسی قربانیوں کو ضائع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے وعدہ کے مطابق کہ وَ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ اور اس کو وہاں سے رزق دے گا اور دیتا ہے جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس طرح اپنا وعدہ پورا کرتا ہے اور احمدی یہ نہیں کہ صرف قرآن کریم میں پڑھتے ہیں بلکہ آج بھی اس کو پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ اس بارے میں اپنے تجربات لکھتے ہیں۔ میں اس کی مثالیں بھی پیش کروں گا۔

..... کینیڈا کی ایک مجلس کی صدر کہتی ہیں کہ سیکرٹری تحریک جدید نے بجٹ کو پورا کرنے کی تحریک کی تو نادہندگان ممبرات کے بقایا جات کے ٹوٹل جب دریافت کیے گئے تو وہاں کے لحاظ سے وہ 325 ڈالر کی ایک معمولی رقم تھی۔ کہتی ہیں میں نے سوچا کہ میں اپنے پاس سے ہی ادا کر دیتی ہوں لیکن جب میں نے بنک اکاؤنٹ دیکھا تو وہاں تو کوئی رقم نہیں تھی بلکہ مائنس میں اکاؤنٹ تھا۔ تین ڈالرز زائد خرچ ہوئے ہوئے تھے لیکن کہتی ہیں اگلے دن جب میں نے اکاؤنٹ چیک کیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ میرے اکاؤنٹ میں تین ہزار ڈالر سے بھی کچھ زائد رقم تھی۔ کہتی ہیں کہ یہ وہ رقم تھی جو بہت عرصہ سے pending تھی اور اس کے ملنے کی بھی کوئی صورت نہیں تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب یہ نیت دیکھی کہ میں بقایا ادا کرتی ہوں تو اللہ تعالیٰ نے اس کی ادائیگی کے سامان پیدا کر دیے اور فوری طور پر وہ رقم جو کافی عرصہ سے pending تھی وہ مل گئی۔

..... اب میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان بھی کروں گا اور بعض کوائف بھی پیش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ستاسیواں (87) سال 31/اکتوبر کو ختم ہوا تھا۔ اٹھاسیواں (88) سال شروع ہو چکا ہے اور اللہ کے فضل سے تحریک جدید کے مالی نظام میں جماعت کو 15.3 ملین پاؤنڈ کی مالی قربانی کی توفیق ملی جو پچھلے سال سے آٹھ لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

..... وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی لوکل امارات ہیں وان (Vaughan)۔ پھر پیس ولیج (Peace Village) اور کیلگری (Calgary) دونوں برابر ہیں۔ پھر وینکوور (Vancouver)۔ پھر ٹورانٹو ویسٹ (Toronto West)۔ پھر ٹورانٹو (Toronto)۔

..... اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 26/ نومبر 2021ء، صفحہ 5 تا 10)

سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ النور ریاست ہائے متحدہ امریکہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا کا جون کا شمارہ پیش نظر ہے۔ یہ اس رسالہ کی گولڈن جوبلی پر طبع کیا گیا خصوصی نمبر ہے۔ پہلی نظر پڑتے ہی سرورق پر سورۃ التکویر کی وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ انتہائی خوبصورتی سے جگمگاتی نظر آتی ہے۔ یکدم ذہن وقتِ مسیحا کی اس قرآنی پیشگوئی کی طرف منتقل ہوجاتا ہے جو ہم لحہ لحہ نت نئی شان سے پوری ہوتی ہوئی مشاہدہ کر رہے ہیں۔ جماعت کا ہر جریدہ، ہر اخبار، ہر کتاب اور ہر پمفلٹ سلطان القلمؑ کی صداقت کے گواہ ہیں۔تخم ریزی کرنے والے نے اپنے درختِ وجود کی ہر شاخ کے پھیلنے، پھولنے اور پھلنے کی بشارتیں دی ہیں۔ یہ جو گولڈن جوبلی تک پہنچنا ہے اتفاق نہیں ہے اس میں الٰہی تائید و نصرت شامل حال ہوتی ہے اس لئے کہ آسمان پر قلم کے ہتھیار سے اسلام کی فتح لکھی گئی ہے۔ اس کے سپاہی ذوالفقار علی سے تسخیر عالم کا کام کریں گے مجلّے کے مندرجات کا ایک ایک لفظ خدمت گزاروں کی محنت شاقہ کی خبر دیتا ہے کہ کس طرح تن من دھن نثار کر کے کام کرتے ہیں اور اس پر کوئی تھکن یا اکتاہٹ نہیں ہوتی بلکہ اللہ کی رحمت سمجھ کر کام کرتے ہیں۔ اعلائے کلمۂ حق میں حصہ دار ہو جانا سعادت خیال کرتے ہیں۔ اس شکر گزاری سے اللہ تبارک تعالیٰ صلاحیت، ہمت، طاقت، جذبہ بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

مجلہ میں بتدریج ترقی کا ایمان افروز جائزہ پیش کیا گیا ہے ابتدائی خدمت گزاروں کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ بے سروسامانی سے آغاز کرنا، ہاتھ سے پرچہ لکھنا، ہاتھ سے لکھے ہوئے کی اصلاح کا مشکل کام کرنا، تراشوں کو جوڑ کر صفحہ صفحہ کر کے رسالہ تیار کرنا، بسیں بدل بدل کر پرنٹنگ کے کام کرنا جب کہ سواری اور فون کی سہولت بھی نہ ہو۔ پرچے کی تیاری، پرنٹنگ اور تقسیم ہر مرحلہ صبر آزما تھا جس کا آج کی دنیا میں سوچنا بھی دشوار ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا کرتا گیا، کمپیوٹر استعمال اور بڑی مشینوں پر پرنٹنگ اور انٹرنیٹ سے پھیلاؤ اور ترسیل میں حیرت انگیز تیزی میں ہر مرحلہ اللہ تعالیٰ کی طرف حمد و شکر سے جھکتا ہے۔ زمانے کے امام کی دعاؤں کی برکات کے نظارے خوشی سے سرشار کر دیتے ہیں۔

یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ گزٹ کی پچاس سالہ زندگی میں اس کو توانائی دینے میں خواتین قلمکاروں کا بھی ہاتھ ہے اسی طرح ٹیکنیکل کاموں میں بھی ان کا تعاون حاصل رہا ہے۔

گزٹ نے کینیڈا کی جماعت کی تعلیمی، تربیتی اور دینی تربیت کے ساتھ سماجی طور پر جماعت کو یکجان رکھنے اور باخبر رکھنے میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ تصاویر شامل کرنے سے خوب صورتی میں اضافہ ہوا ہے۔

تاریخ سمیٹنے اور جائزے لینے میں کمال دیانت سے سب نئے پرانے خدمت گزاروں کا ذکر شامل کر کے ان کی یاد کو تازہ رکھا ہے اور مسلسل دعا کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔ یہ للّٰہی خدمت کرنے والوں کے لئے کتنا بڑا اصلہ ہے۔

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہے۔

پچاس سال کا سفر ایک نشست میں پڑھ کر ذہن نے یہی تاثر قبول کیا کہ سب کام معجزانہ ہوئے ہیں۔ جتنا شکر کریں کم ہے۔ صفحہ بیالیس میں نے ایک سے زیادہ دفعہ پڑھا اور سمجھ گئی کہ اصل حسن و خوبصورتی کہاں سے آئی۔ یہ انسانوں کے بس سے اونچی باتیں کیسے وقوع پذیر ہوئیں۔ آپ کے ساتھ خلیفۂ وقت کی خوشنودی اور دعائیں ہیں یہی تو فرشتوں کو مدد کے لئے لے آتی ہیں۔

خاص نمبر نکالنا بے حد محنت و مشقت طلب کام ہے۔ ہر ایک قربانی کرنے والے کے لئے دل سے جزائے خیر کی دعا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نصیحت درج کرتی ہوں، فرماتے ہیں:

”میں اپنی جماعت کے مضمون نگاروں اور مصنفوں سے کہتا ہوں کسی کی فتح کی علامت یہ ہے کہ اس کا نقش دنیا میں قائم ہوجائے پس جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نقش قائم کرنا جماعت کے ذمے ہے۔ آپ کے اخلاق کو قائم کرنا اس کے ذمہ ہے۔ آپ کے دلائل کو قائم رکھنا ہمارے ذمہ ہے۔ آپ کی قوتِ قدسیہ اور قوتِ اعجاز کو قائم کرنا جماعت کے ذمہ ہے۔ آپ کے نظام کو قائم کرنا جماعت کے ذمہ ہے وہاں آپ کی طرزِ تحریر کو قائم رکھنا بھی جماعت کے ذمہ ہے اور یہ مصنفوں اور مضمون نگاروں کا کام ہے۔... چاہئے کہ ہماری تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رنگ میں رنگین ہوں۔“

(خطباتِ محمودؓ۔ جلد 13، صفحہ 218)

بے لوث ٹیم ورک کو سلام

مستقبل میں مزید ترقیات کے لئے دعائیں

گہری صحبت نبی اور صاحبِ نبی کو ایک کر دیتی ہے

صحبت میں بڑا شرف ہے۔ اس کی تاثیر کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا ہی دیتی ہے۔ کسی کے پاس اگر خوشبو ہو تو پاس والے کو بھی پہنچ ہی جاتی ہے۔ اسی طرح پر صادقوں کی صحبت ایک روح صدق کی نفخ کر دیتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ گہری صحبت نبی اور صاحبِ نبی کو ایک کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو قرآن شریف میں كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (التوبہ:۱۱۹) فرمایا ہے۔ اور اسلام کی خوبیوں میں سے یہ ایک بے نظیر خوبی ہے کہ ہر زمانہ میں ایسے صادق موجود رہتے ہیں...

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 315، ایڈیشن 1984ء)

زیارت صالحین کے لیے سفر کرنا قدیم سے سنت سلف صالح چلی آئی ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ جب قیامت کے دن ایک شخص اپنی بداعمالی کی وجہ سے سخت مواخذہ میں ہوگا تو اللہ جلّ شانہ اس سے پوچھے گا کہ فلاں صالح آدمی کی ملاقات کے لیے کبھی تو گیا تھا۔ تو وہ کہے گا بالارادہ تو کبھی نہیں گیا مگر ایک دفعہ ایک راہ میں اس کی ملاقات ہوگئی تھی تب خدا تعالیٰ کہے گا کہ جا بہشت میں داخل ہو۔ میں نے اسی ملاقات کی وجہ سے تجھے بخش دیا۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608)

احمدیہ گزٹ کینیڈا کی پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر چند پیغاماتِ تہنیت

مکرم محمد زکریا ورک صاحب

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے مشہور مضمون نگار مکرم محمد زکریا ورک صاحب لکھتے ہیں:

السلام علیکم

محترم مدیر صاحب

احمدیہ گزٹ جوبلی نمبر آن لائن پڑھا۔ بہت مزا آیا۔ پچاس سال پر پھیلی تاریخ کو ادارہ نے بڑے عمدہ اور جامع رنگ میں چند صفحات میں زیب قرطاس کر دیا۔ ہر دور، ہر تبدیلی، ہر ترقی کو حقائق کے ساتھ پیش کر کے گویا سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ جو محنت ادارہ نے کی وہ خود گواہی دے رہی ہے۔ آنے والی نسلوں کے لئے یہ شمارہ نور کا مینار ثابت ہو گا۔ تمام مدیر ان اور معاونین کو میری طرف سے ہدیہ تبریک پیش کر دیں۔

براہ کرم پرنٹ گزٹ بھی جلد بھجوانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ ایک تاریخی گزٹ ہے اس لئے اس کو بطور ریکارڈ محفوظ کرنا چاہتا ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مکرم ڈاکٹر عمران احمد خاں صاحب

مکرم ڈاکٹر عمران احمد خاں صاحب، آٹوا ویسٹ لکھتے ہیں:

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے رسالہ کی پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر اپنے تاثرات کا اظہار بلاشبہ میرے لئے ایک اعزاز کی بات ہے۔ کچھ لکھنے سے قبل اس کے سرورق پر مدیر اعلیٰ مولانا ہادی علی چوہدری صاحب اور مدیر ہدایت اللہ ہادیؔ صاحب کا نام دیکھ کر ذہن محلہ دارالرحمت غربی کی مسجد میں نماز فجر کے بعد اپنے ابا کی اس صبح کی سیر کی خوبصورت یادوں کی طرف مبذول ہو گیا جس میں خالدِ احمدیت حضرت مولانا ابوالعطا جالندھری رحمہ اللہ، پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب، پروفیسر سید فضل الرحمٰن فیضیؔ صاحب (جو حسن محمد خاں عارفؔ صاحب کے خسر تھے)، سیٹھ محمد اعظم آف حیدر آباد دکن، خاکسار کے والد بزرگوار مسعود احمد دہلوی صاحب، عطاء المجیب راشدؔ صاحب امام مسجد فضل، مولوی محمد دین صاحب ایم اے امام الصلوٰۃ مسجد دار الرحمت غربی، ہدایت اللہ ہادیؔ اور دیگر احباب شامل ہوتے تھے۔ یہ درست ہے کہ ربوہ کی بستی بلند بالا عمارات، بڑے بڑے ہوٹلوں، جگمگ کرتے بازاروں اور خوش رنگ سیر گاہوں کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے صاحبانِ علم و ادب حضرات کی وجہ سے دل کی دنیا کو معطر کر دینے والی حسین یادوں کا سرچشمہ ہے۔

خلافت کے روحانی منبع سے پھوٹنے والی علمی روشنی شہر کے عمومی ماحول میں بھی محسوس کی جا سکتی تھی۔ ہم جیسے مشاہدہ کرنے والے خاموش طالب علم ان بزرگوں کے زیر سایہ سیکھنے کے عمل سے گزر رہے ہوتے۔ یہی فیضانِ نظر اور تربیت آئندہ نسلوں کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

جب 1989-90ء میں پہلی بار اس سے متعارف ہوا تو احمدیہ گزٹ کے مدیر اعلیٰ حسن محمد خاں صاحب عارف مرحوم و مغفور تھے اور ناصر احمد وینس (جو میرے سکول و کالج کے کلاس فیلو ہیں) اسے ہاتھ سے لکھا کرتے تھے۔ 1993ء میں یہ کمپیوٹر پر منتقل ہوا اور پھر ترقی کی مزید منازل طے کرتے ہوئے رنگین تصاویر کے ساتھ چکنے کاغذ پر اس کی طباعت نے موجودہ شکل اختیار کی۔

اوامر و نواہی اور عقائد پر مبنی دینی تعلیم، مسیح الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمی خزائن اور خلفائے سلسلہ کے ارشادات پر مبنی چنیدہ اقتباسات کی اشاعت تربیت کا اور جماعتی سرگرمیوں کی رپورٹیں واعلانات جماعت کینیڈا کے درمیان رابطہ کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ نئے (نثر و نظم) لکھنے والوں کی بھی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ یہ امر بہت قابلِ تحسین ہے کہ جماعت کے ہر گھر میں اسے بلاقیمت اور بروقت پہنچایا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کی ٹیم کی مساعی میں مزید برکت ڈالے۔

محترمہ بشریٰ نذیر آفتاب صاحبہ

محترمہ بشریٰ نذیر آفتاب صاحبہ ریجنل صدر لجنہ اماء اللہ سیسکاٹون لکھتی ہیں:

احمدیہ گزٹ کینیڈا جس کا آغاز احمدیہ نیوز بلیٹن کے نام سے جون 1972ء میں ہوا اب ایک تناور درخت بننے کے ساتھ ساتھ ہزاروں احمدیوں کے دلوں میں بستا ہے۔ احمدیہ گزٹ کی پچاسویں سالگرہ کے موقع پر خاکسار دل کی اتھاہ گہرائیوں اور ڈھیروں ڈھیر دعاؤں کے ساتھ تمام لجنہ و ناصرات سیسکاٹون ریجن اور اپنے خاندان کی طرف سے آپ اور آپ کی ٹیم کے تمام ممبران کی خدمت میں مبارک صد مبارک پیش کرتی ہے۔ جس طرح ان پچاس سالوں میں ہمارے احمدیہ گزٹ نے ترقی کی منازل طے کی ہیں اللہ کرے کہ آئندہ آنے والے ماہ و سال میں یہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جائے۔ اور نہ صرف کینیڈا بھر میں بسنے والے افرادِ جماعت بلکہ دنیا کے ہر ہر خطے میں جہاں جہاں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے شمع احمدیت کے پروانے اس میں شائع ہونے والے علمی و ادبی مضامین سے اپنی علمی و روحانی پیاس بجھاتے رہیں۔ آمین

الحمد للہ! ہم سب افراد خانہ احمدیہ گزٹ کے باقاعدہ قاری ہیں اور گزشتہ دو دہائیوں سے احمدیہ گزٹ کے علمی اور ادبی مضامین سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ نت نئے دینی و دنیوی، علمی و ادبی اور سائنسی و اخلاقی مضامین اس شمارے کی زینت بنتے ہیں۔

اس موقع پر احمدیہ گزٹ کی چند امتیازی خصوصیات کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتی ہوں جن کی وجہ سے یہ عاجزہ، میرے بچے اور میرے میاں بیتابی سے ہر مہینے اس مجلہ کا انتظار کرتے ہیں۔ کووڈ-19 وائرس کے دوران اس کی کاپی نہ ملنے کی وجہ سے ہم سب نے اسے بہت مس کیا گو کہ آن لائن پڑھنے کی سہولت موجود تھی مگر جو مزہ گزٹ ہاتھ میں پکڑ کر پڑھنے کا آتا ہے اس کا لطف ہی اور ہے۔ الحمد للہ! اب پچھلے چند ماہ سے دوبارہ احمدیہ گزٹ ہماری لائبریری کی زینت بن رہا ہے۔ سارا گھر پھر سے اسی شوق کے ساتھ احمدیہ گزٹ کا مطالعہ کرتا ہے۔

احمدیہ گزٹ کا آدھا حصہ انگریزی اور آدھا حصہ اردو میں ہوتا ہے۔ گزشتہ پانچ دہائیوں سے کینیڈا میں پیدا ہونے والے بچے یعنی انگریزی دان طبقہ اس کے انگریزی حصہ کو ذوق و شوق سے پڑھتا اور اردو دان طبقہ اردو حصہ سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

ہر شمارے کا ایک خاص مرکزی عنوان (theme) ہوتا ہے۔ مثلاً مالی قربانی، حج، رمضان، جلسہ سالانہ اور سیرت النبیؐ وغیرہ۔ اس طرح مختلف موضوعات سے متعلق بہت سارا مواد قرآن کریم،

احادیث مبارکہ، تاریخ اسلام، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُرمعارف اور زندگی بخش تحریرات کی صورت میں نیز ایمان افروز اقتباسات اور خلفائے احمدیت کی تحریرات کے ساتھ ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطابات وخطبات کی صورت میں اکٹھا مل جاتا ہے۔ یہ سارا روحانی مائدہ جہاں احباب جماعت کے ازدیادِ علم وعرفان کا باعث بنتا ہے وہیں تقریر و تحریر کی تیاری میں بھی بہت فائدہ دیتا ہے۔ احمدیہ گزٹ میں شامل مضامین کے ریفرنسز بہت ٹھوس ہوتے ہیں۔جن کتب، رسائل اور اخبارات سے حوالہ جات لئے جاتے ہیں، ہر قاری نہایت آسانی سے ان تک رسائی پا سکتا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور اور ولولہ انگیز خطبات جمعہ اور خطابات تو اس کی جان ہوتے ہیں۔جن کو ہر فردِ جماعت دلی محبت سے پڑھتا اور پیارے آقا کی قیمتی نصائح پر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔

میرے والد محترم نذیر احمد خادم صاحب مرحوم خلافت کے عاشق جاں نثار اور فدائی تھے۔ آپ کی نوک قلم سے سینکڑوں مضامین نکلے جو جماعت کے مختلف اخبارات ورسائل کی زینت بنتے رہے جن میں ہمارا احمدیہ گزٹ بھی شامل ہے۔

جس طرح آپ کو لکھنے کا شوق تھا اسی طرح آپ مطالعہ کے بھی بے حد شوقین تھے۔ دن میں کئی کئی بار تلاوت قرآن اور تفسیر کے علاوہ دینی کتب اور جماعتی اخبارات ورسائل آپ کے زیر مطالعہ رہتے۔ آپ حاصل مطالعہ کے طور کتب ورسائل کے چیدہ چیدہ نکات اپنے گھر کے افراد دیگر ممالک میں موجود اپنے بچوں کو بھی سناتے یا واٹس ایپ کے ذریعہ ان سے شیئر کرتے تاکہ ان کے اندر مطالعہ کی عادت جاگزیں ہو۔ ہم والد صاحب کو احمدیہ گزٹ کی کاپی آن لائن بھی بھیجتے تھے لیکن جب بھی پاکستان جانے کا موقع ملتا احمدیہ گزٹ کے چند شمارے ضرور لے کر جاتی جنہیں پڑھ کر آپ بے حد خوش ہوتے اور گزٹ کے تمام کارکنان کے لئے دعائیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ظہیر احمد طاہر نائب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی بھی احمدیہ گزٹ کے مستقل قاری ہیں۔ نیز والد صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دیگر جماعتی اخبارات ورسائل کے علاوہ احمدیہ گزٹ کے لئے مضامین لکھنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مقابلہ مضمون نویسی

بر موقع پچاس سالہ جوبلی احمدیہ گزٹ کینیڈا

احمدیہ گزٹ کینیڈا اپنی پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر ایک خصوصی مقابلہ مضمون نویسی کا انعقاد کر رہا ہے۔ اس مقابلہ کی تفاصیل اور اس میں حصہ لینے کے لئے طریق کار درج ذیل ہے۔

مقابلہ میں حصے لینے والوں کے دو گروپ ہوں گے۔

گروپ الف : اطفال اور ناصرات

گروپ ب : خدام، لجنہ اماء اللہ اور انصار

زبانیں

مقابلہ انگریزی، اردو اور فرانسیسی ہر تین زبانوں میں ہوگا۔

عناوین

عناوین حسبِ ذیل ہیں۔

برائے گروپ الف (اطفال، ناصرات)

برکاتِ خلافت

خلافت سے محبت

برائے گروپ ب (خدام، لجنہ، انصار)

خلافتِ احمدیہ : عالمی بدامنی کا حل

خلافتِ احمدیہ کی الٰہی تائیدات

اطاعتِ خلافت

انعامات

دونوں گروپوں کے لئے انعامات حسبِ ذیل ہیں۔

1۔ اول $300 کی قیمت کا انعام

2۔ دوم $200 کی قیمت کا انعام

3۔ سوم $100 کی قیمت کا انعام

تمام احباب جو اس مقابلہ میں حصہ لینے کے خواہش مند ہیں مورخہ 31 اکتوبر 2022ء تک اپنے مضامین احمدیہ گزٹ کینیڈا کو درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھجوا دیں۔

editor@ahmadiyyagazette.ca

دیگر قواعد وضوابط

دونوں گروپوں کے لئے دیگر قواعد وضوابط حسبِ ذیل ہیں۔

- انگلش اور فرینچ دونوں زبانوں کے لئے فونٹ ،ٹائمز نیو رومن اور فونٹ سائز 12 پوائنٹ ہوگا۔
- اردو کے لئے فونٹ جمیل نوری نستعلیق اور فونٹ سائز 16 پوائنٹ استعمال ہوگا۔
- گروپ الف کے لئے مضمون دو سے تین سنگل سپیسڈ صفحات اور گروپ ب کے لئے چار سے چھ سنگل سپیسڈ صفحات پر مشتمل ہوگا۔
- انگلش اور فرینچ مضامین مائیکروسافٹ ورڈ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔ البتہ ان کی پی ڈی ایف کاپی بھی ساتھ بھجوانا ہوگی۔
- اردو مضمون مائیکروساف ورڈ یا اردو ان پیج میں تیار کر کے بھجوایا جاسکتا ہے۔ البتہ اس کی پی ڈی ایف کاپی بھی ساتھ بھجوانا ہوگی۔
- مضمون میں بھجوانے والے کا نام ، ای میل ایڈریس، فون نمبر، جماعت کا نام، ممبر کوڈ اور ذیلی تنظیم کا نام شامل ہونے چاہئیں۔
- مختلف افراد کی مشترکہ کوشش سے تیار شدہ مضمون قابلِ قبول نہیں ہوگا۔
- یہ ضروری ہے کہ مضمون، بھجوانے والے کی ذاتی کاوش ہو۔ پہلے سے شائع شدہ مواد قابلِ قبول نہیں ہو گا۔
- مضمون میں کسی دوسری تحریر سے لی گئی ایک عبارت پانچ سطور سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے اور اصل تحریر کا درست حوالہ ضروری تفاصیل کے ساتھ واضح طور پر بیان ہونا چاہیے۔
- مقابلہ مضمون نویسی میں شمولیت کے لئے آپ صرف ایک موضوع پر اور صرف ایک ہی مضمون بھجوا سکتے ہیں۔
- منصفین کا فیصلہ ہی آخری فیصلہ ہوگا۔

کان اللہ معکم!

میری والدہ کا مختصر ذکرِ خیر

محترمہ امتہ النور راشدہ صاحبہ اہلیہ پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب، ملٹن کینیڈا

میری والدہ محترمہ عزیزہ خورشید صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد خان لودھی صاحب قادیان میں پیدا ہوئیں۔ وہیں پرورش پائی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت محمد حسن صاحب تاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابق مہر سنگھ کی بڑی نواسی تھیں۔ شادی کے بعد اپنے شوہر کے ساتھ برما تشریف لے گئیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب برما کے رہنے والے تھے۔ (اپنے والد کی خواہش پر صرف شادی کے لئے قادیان آئے تھے۔) اس لئے انہوں نے یہی مناسب سمجھا کہ بیوی کو اپنے ساتھ لے کر اپنے ملک برما واپس چلا جاؤں۔ کئی سال برما رہنے کے بعد واپس آئے تو پاکستان معرضِ وجود میں آچکا تھا۔ یہاں گجرات، لائل پور (فیصل آباد)، لاہور، ربوہ اور کراچی سکونت اختیار کی۔ والدہ صاحبہ ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں بہت جوش وخروش سے حصہ لیتی رہیں۔ لائل پور اور لاہور میں لجنہ اماء اللہ کے کاموں کے ساتھ محلہ کے غیر از جماعت بچوں، بچیوں اور خواتین کو قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ پڑھایا۔ والد صاحب کا لاہور تبادلہ ہونے کی وجہ سے لاہور آ گئیں اور گڑھی شاہو میں رہائش پذیر ہوئیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاہور کی مرکزی مجلس عاملہ میں شامل ہوئیں اور شعبہ تعلیم میں نائبہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرکزی شعبہ تعلیم سے وابستہ ہونے اور لجنہ اماء اللہ کی کوششوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خواہش اور دعاؤں کے نتیجہ میں لجنہ اما ء اللہ لاہور کی شعبہ تعلیم نے ایک احمدیہ سکول کھولنے کی توفیق پائی۔ حضرت صاحبؒ کے مشورہ اور اجازت سے مسجد دارالذکر کی بالائی منزل میں سکول قائم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے بھی اس سکول سے ساتویں کلاس تک تعلیم پائی۔ والد صاحب کا تبادلہ کراچی ہونے کی وجہ سے والدہ صاحبہ 1966ء میں ربوہ آ گئیں اور حلقہ دارالرحمت شرقی الف میں سکونت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1966ء میں ہی حلقہ دارالرحمت شرقی الف کی لجنہ اماء اللہ کی صدارت عطا ہوئی۔ صدارت کے ساتھ ساتھ دفتر لجنہ اماء اللہ میں امۃ الحیٔ لائبریری کی انچارج کے طور پر کام کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت چھوٹی آپا جان مریم صدیقہ رحمہا اللہ تعالیٰ کے حکم پر ان کی بہت سی تقاریر کو کیسیٹ (cassette) کی مدد سے صفحۂ قرطاس پر منتقل کرنے کی سعادت بھی پائی۔

لجنہ اماء اللہ کے قیام کے پچاس سالہ جشن 1972ء کے موقع پر والدہ صاحبہ کو اسنادِ خوشنودی عطا کی گئیں۔ ان اسناد میں ان کی جماعتی خدمات کا ذکر موجود ہے۔

1971ء کی جنگ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ نے فوجیوں کے لئے سدریاں سینے کا جو انتظام کیا تھا۔ میری والدہ بھی سدریاں سلائی کرنے والی ممبرات میں شامل تھیں۔ ربوہ میں حلقہ کی صدارت کے دوران رمضان المبارک میں قرآن پاک کا درس خود دیا کرتیں۔ اسی طرح کراچی میں رہائش کے دوران بھی حلقہ لیاقت آباد کی صدارت کے علاوہ قیادت کی نگران بھی رہیں۔ اور مرکز کراچی میں رسالہ مصباح کا کام بھی کرتیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی یہ تمام خدمات قبول فرمائے۔

چندہ جات کی ادائیگی پابندی سے کرتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوم وصلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت بلند آواز میں کرتیں۔ آپ کو قرآن کریم سے بے حد محبت تھی۔

آپ جولائی 1998ء میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں آسودۂ خاک ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ اور ہم سب بہن بھائیوں کو ان کی تمام نیکیاں اپنے اندر زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد

”آج ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمارے اوپر بہت بڑھ کر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے گھروں کو بھی جنت نظیر بنائیں، اپنے ماحول میں بھی ایسا تقویٰ قائم کریں جو اللہ تعالیٰ ہم سے توقع رکھتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16/مئی 2003ء)

احمدیہ گزٹ کینیڈا پچاس سالہ جوبلی کے زیر اہتمام

محفلِ مشاعرہ

حمد، نعت، خلافت

بمقام ایوانِ طاہر، 10610 جین سٹریٹ، میپل
مورخہ: 9/ستمبر 2022ء بروز جمعۃ المبارک
بوقت: پانچ بجے نماز عصر کے بعد

ناظم مشاعرہ۔ مکرم عبدالحمید حمیدی صاحب
صدر مجلس۔ مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب

شعراء کرام

مکرم پروفیسر محمد اسلم صابرؔ صاحب، مکرم پروفیسر محمد ہادی مونسؔ صاحب، مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، مکرم شعیب ناصر صاحب، مکرم انصر رضا صاحب، مکرم بشارت ریحان صاحب، مکرم رانا نجیب اللہ خاں ایازؔ صاحب، مکرم خالد احمد منہاس صاحب مکرم عطاء القدوس صاحب، مکرم محمود احمد صاحب اور مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ صاحب (آن لائن امریکہ) شرکت کریں گے۔

صاحب ذوق حضرات سے درخواست ہے کہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے پچاس سالہ تاریخی تقریب کے موقع پر مشاعرہ میں شمولیت فرمائیں اور شعراء کے کلام سے لطف اندوز ہوں۔ شرکاء کے لئے عشائیہ سے خاطر و تواضع کا انتظام کیا گیا ہے۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے!

جماعت احمدیہ کینیڈا کی 45ویں نیشنل مجلس شوریٰ 2022ء

مختلف ممالک میں پھنسے ہوئے احمدی مہاجرین کی امداد، بچوں پر ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثرات، اور رشتہ ناطہ کے شعبہ کو مزید فعّال بنانے کی اہم تجاویز پر غور

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ مسلمہ میں مجلس شوریٰ کا نظام ایک صدی مکمل کر چکا ہے۔ کینیڈا کی جماعت نے اپنی 45ویں نیشنل مجلس شوریٰ 20 تا22 مئی 2022ء کو ایوانِ طاہر پیپل اونٹاریو کینیڈا میں منعقد کی، جس میں سارے کینیڈا کی 42 ریجنل جماعتوں کے اُمراء 11 امارتوں کے لوکل امیر، نمائندگان، 34 ممبران نیشنل مجلس عاملہ ،41 مربیان سلسلہ اور 9 خصوصی نمائندگان، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کے دو دو نمائندگان سمیت 405 احباب و خواتین نے شرکت کی۔ لجنہ اماء اللہ کی 25 نمائندگان مسجد بیت الاسلام کے نچلے ہال میں تشریف فرما تھیں اور اُن سے رابطہ کے لئے مائیک کے ذریعہ انتظام کیا گیا تھا۔ زائرین کے لئے بھی مسجد بیت الاسلام میں کارروائی سننے کا انتظام تھا۔ اجلاس کی تمام کارروائی انگریزی میں ہوئی۔ COVID-19 کی وباء کے دوران گزشتہ تین سالوں میں یہ اہم مجلس مکمل طور پر تو منعقد نہ ہوسکی لیکن گزشتہ سال اراکین مجلس شوریٰ نے جدید تکنیکی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک ورچوئل مجلس شوریٰ کا انعقاد کیا جو کئی اعتبار سے تاریخی حیثیت اختیار کر گئی الحمدللہ۔ اِس سال نمائندگان مجلس شوریٰ کو گیارہ حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور وہ اُسی ترتیب سے الگ الگ حصوں میں تشریف فرما تھے۔

افتتاحی اجلاس کی صدارت محترم ملک لال خاں صاحب نیشنل امیر جماعت کینیڈا نے کی۔ امسال بجٹ کے علاوہ چار تجاویز حضور انور کی منظوری سے ایجنڈا میں شامل تھیں۔ دو تجاویز کا تعلق شعبہ تربیت سے تھا جب کہ ایک تجویز شعبہ امور عامہ اور ایک تجویز شعبہ رشتہ ناطہ کے بارہ میں تھی۔ بجٹ کی تجویز جماعت کینیڈا کے مالی سال 2022-2023ء سے متعلق تھی۔

پہلا دن 20 مئی 2022ء جمعۃ المبارک۔

افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز بعد نماز جمعہ 20 مئی چار بجے سہ پہر سورۃ الشوریٰ کی آیات نمبر 37 تا45 کی تلاوت سے ہوا۔ مکرم اعزاز خاں صاحب مربّی سلسلہ پیس ویلج نے ان آیات کی تلاوت کی جس کے بعد انگریزی، فرنچ اور اردو میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

صدر مجلس شوریٰ کا افتتاحی خطاب

4 بج کر 11 منٹ پر محترم ملک لال خاں صاحب نیشنل امیر جماعت کینیڈا نے اپنے افتتاحی خطاب میں اسلامی نظام میں شوریٰ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اِسے ایک مکمل دستور العمل قرار دیا اور فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشورہ کے حامی تھے اور ہر موقع پر صحابہ سے مشورہ کرتے تھے، یہ مشورے ایک دو صحابہ سے بھی ہوتے تھے اور بعض اوقات چند لوگوں یا گروہ سے بھی مشورے لیتے تھے۔ خلافت راشدہ کے مختلف ادوار میں مجلس شوریٰ نے باقاعدہ شکل اختیار کر لی ۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ مسلمہ میں مشاورت کا نظام عملی صورت میں موجود تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1922ء میں منعقد ہونے والی جماعت احمدیہ کی پہلی مجلس شوریٰ میں اِس کے قواعد و ضوابط وضع کئے۔

محترم امیر صاحب نے مشورے کے طریق پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ رائے کے اظہار کے لئے قواعد کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ آپ نے ضابطہ کے اہم نکات پڑھ کر سُنائے اور فرمایا کہ دُعاؤں اور استغفار کے بعد اپنی رائے کا اظہار کریں اور پھر معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ 4 بج کر 22 منٹ پر اجتماعی دعا کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کی 45ویں مجلس شوریٰ کا آغاز ہوا۔

4 بج کر 25 منٹ پر مکرم صبیح ناصر صاحب سیکرٹری مجلس شوریٰ نے مجلس شوریٰ میں تجاویز کے پیش کرنے کا تفصیلی طریق کار بیان کیا اور نیشنل مجلس شوریٰ 2021ء کی رپورٹ پیش کی۔ سیکرٹری صاحب نے کارروائی کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مخصوص حالات کے پیش نظر نیشنل مجلس شوریٰ 2021ء کی تمام کارروائی کینیڈا کی تاریخ میں پہلی بار ورچوئل طریق سے عمل میں آئی۔

جس کے بعد متعلقہ شعبہ جات کے سیکرٹریوں نے نیشنل مجلس شوریٰ 2021ء کے فیصلہ جات پر عملدرآمد کی رپورٹ پیش کی۔

- پہلی تجویز پر عملدرآمد کی رپورٹ مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب نیشنل سیکرٹری شعبہ تبلیغ نے پیش کی اور بتایا کہ دوران سال سوشل میڈیا اور دوسرے ذرائع سے 3650 نئے رابطے بحال کئے گئے اور جولائی 2021ء تک خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے 50 نیک روحیں بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئیں الحمدللہ۔

- مکرم شاہد منصور صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت نے شعبہ تربیت سے متعلق بریڈفورڈ جماعت کی تجویز کے فیصلہ پر عملدرآمد کی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ فیصلہ پر عمل درآمد کے لئے شعبہ تربیت نے اکتوبر 2021ء میں حکمتِ عملی تیار کرنے سے پہلے مقامی اُمراء، صدران حلقہ جات، مربّیان سلسلہ، سیکرٹری تربیت امارات اور حلقہ جات سے دو بار رابطہ کیا، 78 فی صد جماعتوں اور حلقہ جات نے اپنی سفارشات ہمیں بھیجیں، جنہیں سال کے دوران ماہانہ تربیتی پروگراموں اور متعدد عشرہ صلوٰۃ کے ذریعہ عملی شکل دی گئی، والدین، خدام اور ناصرات سے علیحدہ علیحدہ تربیتی رابطے اور ٹریننگ کا اہتمام کیا گیا۔ شعبہ رشتہ ناطہ سے باقاعدہ رابطہ رکھا گیا۔

- شعبہ تعلیم کی تجویز کے فیصلہ پر عملدرآمد کی رپورٹ نیشنل سیکرٹری تعلیم مکرم ڈاکٹر حمید احمد مرزا صاحب نے پیش کی، آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور جماعتی لٹریچر کے مطالعہ کو عام کرنے کی غرض سے بنیادی طور پر تجویز کے فیصلہ جات پر عملدرآمد کے لئے فیصلہ جات کی تصحیح شدہ نقول تمام جماعتوں کو بھیجی گئیں، جماعتوں میں ”بک کلب“ ترتیب دینے کی طرف توجہ دلوائی گئی 12 جماعتوں نے بک کلب تشکیل دیئے، 3 مربّیان سلسلہ اور مطالعہ سے دلچسپی رکھنے والے 2 احباب پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی تا کہ کتب سلسلہ بالخصوص کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے حوالہ سے تجویز کی سفارشات پر عملی کارروائی کے تمام پہلوؤں کو اُجاگر کیا جائے۔ نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم نے اپنی رپورٹ میں متعدد عملی اقدام کی تفصیل بیان کی۔

• شعبہ رشتہ ناطہ سے متعلق تجویز کے فیصلہ پر عملدرآمد کی رپورٹ نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ مکرم حفیظ اللہ حیدرانی صاحب نے پیش کی۔انہوں نے ذیلی کمیٹی کے فیصلہ جات پر مبنی دو حصوں میں سفارشات اور اُن پر عملدرآمد کا احوال بیان کیا۔ اِس کاروائی کے دوران محترم امیر صاحب کینیڈا کی مکرم شفقت محمود صاحب نیشنل سیکرٹری امورعامہ نے معاونت کی ۔

• پانچویں تجویز پر عملدرآمد کی رپورٹ شعبہ امورعامہ کی جانب سے تھی۔محترم امیر صاحب نے نیشنل سیکرٹری امور عامہ مکرم شفقت محمود صاحب کو رپورٹ پیش کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

• آخر میں مالی بجٹ 2021ء میں تخفیف و اضافہ کی پانچ سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ مکرم خالد محمود نعیم صاحب نیشنل سیکرٹری مال نے پیش کی۔

5بج کر18منٹ پر نیشنل سیکرٹری صاحب مال نے سال 22-2021ء کے مالی بجٹ کے اہم نکات نمائندگان شوریٰ کے سامنے پیش کئے۔اِس سے پہلے بجٹ کی تحریری تفصیلات نمائندگان میں تقسیم کر دی گئی تھیں۔

مجلس شوریٰ 2022ء کا ایجنڈا اور ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل

5بج کر21منٹ پر سیکرٹری صاحب مجلس شوریٰ نے سال 2022ء کی مجلس شوریٰ کا ایجنڈا پیش کیا۔اِس سال مجلس شوریٰ کے ایجنڈا میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے شعبہ مال کے بجٹ کی تجویز سمیت کل پانچ تجاویز کو بحث کے لئے شامل کیا گیا تھا۔

ایجنڈا کی تجاویز کے مطابق 5ذیلی کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں۔ گزشتہ سال کی طرح ہر ایک ذیلی کمیٹی میں محترم امیر صاحب کی منظوری سے 30نمائندگان کو شامل کیا گیا تھا۔تمام ذیلی کمیٹیوں میں کم از کم 2لجنات کی نمائندگی شامل تھی۔

• پہلی ذیلی کمیٹی مالی بجٹ پر غور کے لئے تشکیل دی گئی تھی، اُس کے سیکرٹری مکرم خالد محمود نعیم صاحب نیشنل سیکرٹری مال اور چیئر پرسن مکرم نعیم احمد لکھن صاحب مقرر کئے گئے تھے۔

• دوسری ذیلی کمیٹی شعبہ امور عامہ کی تجویز نمبر2کے لئے تشکیل دی گئی تھی، اُس کے سیکرٹری مکرم شفقت محمود صاحب نیشنل سیکرٹری امور عامہ اور چیئر پرسن لوکل امیر برامپٹن ویسٹ مکرم عبدالجبار ظفر صاحب مقرر کئے گئے تھے۔

• تیسری ذیلی کمیٹی شعبہ تربیت کی تجویز نمبر3کے لئے تشکیل دی گئی تھی، اُس کے سیکرٹری مکرم شاہد منصور صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت اور چیئر پرسن لوکل امیر برامپٹن ایسٹ مکرم نصیر احمد مرزا صاحب مقرر کئے گئے تھے۔

• چوتھی ذیلی کمیٹی شعبہ تربیت کی تجویز نمبر4کے لئے تشکیل دی گئی تھی، اُس کے سیکرٹری مکرم آصف خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ اور چیئر پرسن صدر جماعت ایڈمنٹن ویسٹ مکرم ہمایوں حفیظ احمد صاحب مقرر کئے گئے تھے۔

• پانچویں ذیلی کمیٹی شعبہ رشتہ ناطہ کی تجویز نمبر5پر غور کرنے کے لئے تشکیل دی گئی تھی، اُس کے سیکرٹری مکرم حفیظ اللہ حیدرانی صاحب نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ اور چیئر پرسن مکرم محمد زبیر منگلا صاحب لوکل امیر وان مقرر کئے گئے تھے۔

اعلانات کے ساتھ مجلس شوریٰ2022ء کی پہلے دن کی کاروائی 5بج کر45منٹ پر اختتام کو پہنچی اور نمائندگان اپنی اپنی ذیلی کمیٹیوں کے اجلاس کی جگہ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔

دوسرا دن۔21/مئی2022ء بروز ہفتہ۔
دوسرا اجلاس

دوسرے دن دوسرے اجلاس کا آغاز 21/مئی صبح ساڑھے نو بجے تلاوت قران کریم سے ہوا۔مکرم حافظ عطاء الوہاب صاحب مربی کیلگری نے سورۃ النساء کی آیات نمبر 59-60 کی تلاوت کی۔ان آیات کا انگریزی، فرنچ اور اردو میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

اجلاس کے اِس حصہ کی صدارت مشنری انچارج کینیڈا مکرم مولانا عبدالرشید انورؔ صاحب نے کی،سٹیج پر اُن کی معاونت شعبہ کمپیوٹر کے مکرم محمد عثمان صاحب اور مرزا طلال احمد صاحب نے کی۔

ایجنڈا کے مطابق کینیڈا کے امیر جماعت اور24نیشنل عہدیداران برائے سال 2022ء تا2025ء کا انتخاب عمل میں آنا تھا لہٰذا مکرم مولانا عبد الرشید انور صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں جماعتی انتخابات کی اہمیت، طریق کار اور ہدایات پر روشنی ڈالی اور حقائق الفرقان کے حوالہ سے کچھ اقتباس پڑھ کر سُنائے۔

آخر میں آپ نے حضور انور کے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ 12/ مارچ 2004ء سے شوریٰ کے متعلق ایک اقتباس پڑھ کر سُنایا اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ انتخاب عمل میں آیا۔یہ کاروائی دو بجے دوپہر تک جاری رہی ۔

دوسرا دن۔21/مئی2022ء بروز ہفتہ۔
تیسرا اجلاس

مجلس شوریٰ 2022ء کا تیسرا اجلاس کھانے اور نمازوں کے وقفہ کے بعد ساڑھے تین بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔اجلاس کے اِس حصہ کی صدارت محترم ملک لال خاں صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔

اس اجلاس میں ذیلی کمیٹیوں کی رپورٹ اور اُن پر عام بحث کی گئی۔

• پہلی تجویز شعبہ مال سے متعلق تھی۔ذیلی کمیٹی فنانس چیئر پرسن مکرم نعیم احمد لکھن صاحب اور بورڈ کے چار ممبران محترم امیر صاحب کے ساتھ اسٹیج پر موجود تھے۔مکرم خالد محمود نعیم صاحب سیکرٹری مال نے سال 23-2022ء کے بجٹ کی نقول نمائندگان مجلس شوریٰ کو غور وخوض کے لئے پہلے مہیا کر دی تھیں۔سیکرٹری صاحب نے کمیٹی کی مرتب کردہ تخفیف اور اضافہ کی تجاویز پر مبنی رپورٹ بحث کے لئے پیش کی۔ 17نمائندگان نے بحث میں حصہ لیا۔لجنہ اماء اللہ کی جانب سے اِس بحث میں کوئی نمائندگی نہیں تھی۔اڑھائی گھنٹہ کی بحث کے بعد معمولی تبدیلیوں کے ساتھ مکمل اتفاق رائے سے منظوری کے لئے حضور انور کی خدمت میں پیش کرنے کی استدعا کی گئی۔

• سب کمیٹی نمبر 2 کی تجویز ایسے احمدی مہاجرین کی بحالی کے بارہ میں تھی جو سالہا سال سے بے سروسامانی کی حالت میں دوسرے ممالک میں پھنسے ہوئے مدد کا انتظار کر رہے ہیں۔ذیلی کمیٹی کے چیئر پرسن مکرم رحمٰن مسعود مہار صاحب اور بورڈ کے چار ممبران اسٹیج پر امیر صاحب کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ذیلی کمیٹی کے سیکرٹری مکرم عبدالحلیم طیب صاحب نے رپورٹ پیش کی۔عام بحث میں 16نمائندگان نے حصہ لیا، لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ایک نمائندہ بحث میں شامل ہوئیں۔تین سفارشات کے ساتھ مکمل اتفاق رائے سے تجویز حضور انور کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کرنے کی استدعا کی گئی۔

• ذیلی کمیٹی نمبر 3 کی اِس تجویز میں جماعت کیلگری کی جانب سے یہ توجہ دلائی گئی ہے کہ جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی کے ساتھ تعلق باللہ اور نظام خلافت سے تعلق میں اضافہ کے لئے تربیتی کوششوں کی ضرورت ہے۔ذیلی کمیٹی کے چیئر پرسن نے وقت کی کمی کی وجہ سے اِس اہم موضوع پر گفتگو اگلے روز تک کے لئے ملتوی کر دی۔تقریباً سات بجے شام دوسرے روز کی کاروائی اختتام کو پہنچی۔

تیسرا دن ۔ 22/ مئی 2022ء بروز اتوار ۔
چوتھا اجلاس

مجلس شوریٰ 2022ء کا چوتھا اجلاس 22/ مئی بروز اتوار صبح ساڑھے نو بجے محترم ملک لال خاں صاحب نیشنل امیر کینیڈا کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ مکرم فاطر محمود صاحب مربی سلسلہ نے سورۃ آل عمران کی آیات نمبر 10 تا 16 کی تلاوت اور انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ جب کہ فرنچ ترجمہ مکرم فرحان بشارت صاحب اور اردو ترجمہ مکرم انیس احمد صاحب مربی سلسلہ نے پیش کیا۔

- ذیلی کمیٹی نمبر 3 کے چیئر پرسن لوکل امیر بریمپٹن ایسٹ مکرم نصیر احمد مرزا صاحب بورڈ کے چار نمائندگان کے ہمراہ اسٹیج پر امیر صاحب کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ سیکرٹری صاحب کمیٹی مکرم شاہد منصور صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت نے تجویز پر کمیٹی کی سفارشات پیش کیں جس پر پون گھنٹہ کی طویل بحث ہوئی جس میں 15 نمائندگان نے حصہ لیا جس کے بعد بورڈ کے ممبران نے سفارشات میں ترمیم کے لئے مزید وقت کی درخواست کی۔ تقریباً 11 بج کر 5 منٹ پر سیکرٹری صاحب نے ترمیم شدہ سفارشات دوبارہ پیش کیں جنہیں نمائندگان کی اتفاق رائے سے منظوری کے لئے حضور انور کی خدمت میں پیش کرنے کی درخواست کی گئی۔

- اِس دوران 10 بج کر 15 منٹ پر ذیلی کمیٹی نمبر 4 کے سیکرٹری مکرم آصف افضل خان صاحب نے تجویز نمبر 4 پر کمیٹی کی سفارشات پیش کیں۔ کمیٹی چیئر پرسن صدر جماعت ایڈمنٹن ویسٹ مکرم ہمایوں حفیظ احمد صاحب اور بورڈ کے چار نمائندگان اسٹیج پر امیر صاحب کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ بریڈفورڈ کی جماعت نے اِس تجویز کو شعبہ تربیت کے حوالہ سے پیش کیا تھا۔

بچوں پر ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے بداثرات پر 17 نمائندگان نے تفصیلی بحث میں حصہ لیا۔ اِس میں لجنہ اماء اللہ کی نمائندگان نے بھی حصہ لیا۔ ذیلی کمیٹی کی رپورٹ چند تبدیلیوں کے ساتھ نمائندگان کی اتفاق رائے سے منظوری کے لئے حضور انور کی خدمت میں پیش کرنے کی درخواست کی گئی۔

تقریباً 12 بجے دوپہر ایک مختصر وقفہ کے بعد چوتھے اجلاس کی کاروائی جاری رہی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مجلس شوریٰ یوکے اور متعدد ممالک سے براہ راست خطاب

اِس سال مجلس شوریٰ کینیڈا کو پہلی بار یوکے کی 48ویں مجلس شوریٰ کے دوران حضور انور کے خطاب کو براہ راست دیکھنے اور سننے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ عین اُس وقت جب یوکے کی مجلس شوریٰ 2022ء حضور انور کے اختتامی خطاب سے مستفیض ہو رہی تھی۔ حضور انور کی کمال شفقت سے جرمنی، بلجیئم، یو ایس اے، کینیڈا اور بعض دوسرے ممالک کی مجالس کو بھی حضور انور کی ہدایات سے بہرہ ور ہونے کی توفیق ملی۔ یہ بابرکت فضائی رابطہ مقامی وقت کے مطابق 12 بج کر 20 منٹ پر منسلک ہوا، اور یوں تمام جماعتوں کے نمائندگان شوریٰ اپنی اسکرین پر باقی جماعتوں کو دیکھ رہے تھے۔ محترم حافظ فضل ربیّ صاحب نے سورۃ المومنون کی آیات نمبر 1 تا 12 کی تلاوت اور انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ حضور انور کا دنیا کی متعدد مجالس شوریٰ سے براہ راست تاریخ ساز انگریزی خطاب 48 منٹ تک جاری رہا۔ جس کے بعد تمام مجالس شوریٰ کے نمائندگان اجتماعی دُعا میں شامل ہوئے۔ 1 بج کر 35 منٹ پر یہ بابرکت تقریب ختم ہوئی۔ جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ کی دوسری صدی کا آغاز اِس سے بہتر انداز میں شاید نہیں ہو سکتا تھا۔

نمائندگان شوریٰ کے گروپ فوٹو اور کھانے کے وقفہ کے بعد 3 بج کر 25 منٹ پر چوتھا اجلاس جاری رہا۔

- ذیلی کمیٹی نمبر 5 نے مجلس شوریٰ کی تجویز نمبر 5 پر عملدرآمد کے لئے سفارشات پیش کیں۔ یہ تجویز شعبہ رشتہ ناطہ سے متعلق تھی جسے بریمپٹن ایسٹ کی جماعت نے پیش کیا تھا۔ کمیٹی کے سیکرٹری مکرم حفیظ اللہ حیدرانی صاحب نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ، چیئر پرسن مکرم محمد زبیر منگلا صاحب لوکل امیر وان اور بورڈ کے چار نمائندگان اسٹیج پر موجود تھے۔ 16 نمائندگان نے عام بحث میں حصہ لیا جس کے بعد بورڈ کے نمائندگان کو کچھ ترامیم پر غور کا موقع دیا گیا۔ چند تبدیلیوں کے ساتھ نمائندگان کی اتفاق رائے سے تجویز منظوری کے لئے حضور انور کی خدمت میں پیش کرنے کی استدعا کی گئی۔

محترم امیر صاحب کا اختتامی خطاب

4 بج کر 47 منٹ پر محترم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا اور کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ دو سال کے وقفہ کے بعد ہمیں مجلس شوریٰ میں شامل ہونے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا براہ راست خطاب سننے اور اجتماعی دُعا میں شامل ہونے کی توفیق ملی اور آج جو تیز و تند ہواوں اور طوفانی بارش کی تباہ کاریوں سے بھی محفوظ رہے، اگرچہ کھانے کا بڑا خیمہ مکمل طور پر زمین بوس ہو گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے وہاں کام کرنے والے خدام مکمل طور پر محفوظ رہے۔ جماعتی انتخابات میں شامل ہونے اور رائے کا اظہار کرنے کی اہم ذمہ داری پر بات کرتے ہوئے امیر صاحب نے فرمایا کہ یہ ایک امانت اور اللہ کا حکم ہے جس کی فرمانبرداری اور اطاعت ضروری ہے۔ اِسی ضمن میں اب جماعتی انتخابات، صوبائی اور مرکزی حکومت کے اداروں کے انتخاب میں حصہ لینے اور ووٹ کے ایمانداری سے استعمال میں عدم دلچسپی اللہ تعالیٰ کے احکام سے انحراف ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے ایسے اجلاسوں میں ہماری فی صد حاضری کم ہوتی ہے اور کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ایسے اجلاس بار بار بلانے پڑتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ ہمیں اِس ملک میں آزادانہ طور پر اپنی رائے کے اظہار کا موقع دیا جاتا ہے۔ ہماری جماعت کو انتخابات میں زیادہ گرم جوشی سے حصہ لینا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی اِس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

مساجد کو دوبارہ آباد کرنے کی اہمیت پر گفتگو کرتے ہوئے محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ گزشتہ دو سال COVID-19 کی وباء نے ہمیں گھروں میں نمازیں ادا کرنے پر مجبور کر دیا اور ہم باجماعت نماز سے محروم ہو گئے اور باجماعت نماز کی اہمیت کو سمجھنے لگے۔ اب ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ مساجد کو نمازیوں سے بھر دیں۔

خطاب کے آخر میں محترم امیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے اخذ کردہ دس اہم نکات بیان کئے اور اُن ہدایات کو اپنے ساتھ اپنی جماعتوں میں لے جانے کی تاکید کی۔

5 بج کر 04 منٹ پر اجتماعی دُعا کے ساتھ 2022ء کی یہ بابرکت مجلس شوریٰ اختتام کو پہنچی۔ الحمد للہ

(نمائندہ خصوصی : مکرم محمد اکرم یوسف صاحب)

ملتا ہے وہ اُسی کو جو ہو خاک میں مِلا!
ظاہر کی قیل و قال بھلا کس حساب میں
درِ ثمین اردو

رپورٹ جلسہ یوم خلافت وان امارت

جماعت احمدیہ وان نے جلسہ یوم خلافت مسجد بیت الاسلام میں مورخہ 29 مئی 2022ء بروز اتوار بعد نماز عصر پانچ بج کر بیس منٹ پر شروع کیا۔ یہ جلسہ تقریباً دو سال کے بعد حاضرین کی موجودگی میں ہوا۔ مکرم محمد زبیر منگلا صاحب لوکل امیر وان امارت نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مکرم لال خاں ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا سے اجلاس کی صدارت کرنے کی درخواست کی۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی کلمات میں فرمایا کہ آج کل مختلف جماعتوں میں یوم خلافت کے جلسے ہو رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ جلسے کیوں ہو رہے ہیں؟ چونکہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کو قائم کر کے ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔ لہٰذا ہمیں اس کی حفاظت کرنی چاہئے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور اس کا اظہار کرنا چاہئے اس لئے ہم یہ جلسے کرتے ہیں۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز کیا۔

چنانچہ مکرم واسیب دھنسہ صاحب حلقہ کلائن برگ نے سورۃ النور کی آیت 55 تا 58 کی خوش الحانی سے تلاوت کی، ان آیات کا انگریزی ترجمہ مکرم حمزہ خالد صاحب حلقہ وان ایسٹ اور اردو ترجمہ مکرم طلحہ احمد خاں صاحب حلقہ میپل نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم بلال احمد صاحب حلقہ وان نارتھ نے صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ کی مشہور نظم ''خدا کا یہ احسان ہے ہم پہ بھاری'' ترنم سے سنائی۔ اس کا انگریزی ترجمہ حلقہ وان نارتھ ہی کے مکرم لبید رشید صاحب نے پیش کیا۔

مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب سابق مربی سلسلہ

اس اجلاس کی پہلی تقریر کے لئے مکرم مرزا محمد افضل صاحب سابق مربی سلسلہ کی تھی۔ انہوں نے ''اطاعتِ خلافت'' کے موضوع پر تقریر کے شروع میں سورۃ النور کی آیت 52 کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف پھیر دیتا ہے جس کو وہ خلیفہ بنانا چاہتا ہے۔ ہر دور میں مخالفین اور منافقین کے فتنوں کے باوجود جماعت اپنے امام کی اطاعت میں مزید بڑھی ہے اور مضبوط ہوئی ہے انہوں نے کہا کہ ہم پر لازم ہے کہ اپنے گھروں میں اس کے بارہ میں گفتگو کریں اور بچوں کو بتائیں کہ خلافت کا کیا مقام ہے اپنی اطاعت کے معیار کو انتہا تک پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے آمین۔

خلافت سے متعلق ایک ویڈیو

مکرم مرزا صاحب کی تقریر کے بعد ''نوجوان خلافت سے کس طرح مستفیض ہوئے'' کے موضوع پر انگریزی میں ایک ویڈیو دکھائی گئی، جس میں بتایا گیا کہ حضور انور کے ساتھ خدام، اطفال، واقفینِ نو اور جامعہ کے طلبہ اپنی ملاقاتوں کے ذریعے کس طرح مستفیض ہوتے ہیں۔

مکرم مولانا سہیل مبارک شرما صاحب

اس ویڈیو کے بعد مکرم مولانا سہیل مبارک شرما صاحب نائب امیر جماعت کینیڈا نے ''خلیفہ خدا بناتا ہے'' کے موضوع پر تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ایمان ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اس سلسلہ میں فاضل مقرر نے چار دلائل پیش کئے۔ پہلی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف میں خود وعدہ فرمایا ہے کہ وہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے خلیفہ بنانا چاہتا ہے اس کی طرف لوگوں کے دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ وہ اپنے منتخب خلیفہ کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ ان کے دین کو تمکنت عطا کرتا ہے۔ ان کے خوف کی حالت کو امن کی حالت میں بدل دیتا ہے۔ اور وہ توحید کو قائم کرتے ہیں اور صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ کسی کو اس کا شریک قرار نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک صدی سے زائد عرصہ ہوا ہے ان برکات کا تجربہ اور مشاہدہ کر رہی ہے۔ چوتھی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنین کی رہنمائی رویاء و کشوف اور خوابوں کے ذریعہ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ مت سمجھنا کہ تم نے یا تم میں سے چند لوگوں نے اس کو خلیفہ منتخب کیا ہے۔ بلکہ میں تمہارا خدا ہوں جس نے اس شخص کو خلیفہ بنایا ہے اور وہی اس کا محافظ ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں کئی ایمان افروز واقعات بیان کئے اور کہا کہ ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح مومنین کی رہنمائی کرتا ہے۔ اور ساری جماعت کو مامون و محفوظ رکھتا ہے۔

آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے اور ہمیشہ وابستہ رہنے کی توفیق دے آمین۔

ترانہ خلافت

ان کی تقریر کے بعد ترانۂ خلافت یعنی ''نبوت قدرتِ اول خلافت قدرتِ ثانی'' مکرم فراس چودہری صاحب اور مکرم وجاہت چودہری صاحب نے مل کر نہایت خوش الحانی سے سنایا۔ بعد ہ ان اشعار کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

کوئز پروگرام

ترانے کے بعد کوئز کا ہوٹ پروگرام مکرم طاہر مظہر صاحب نے پیش کیا۔ اس مقابلہ میں مرد و خواتین نے الگ الگ حصہ لیا۔ یہ پروگرام نہایت معلومات افزا اور بہت دلچسپ تھا۔ حاضرین نے ذوق وشوق سے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب کی تقریر

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ''فتنہ کے محرکات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ انہوں نے بتایا کہ اسلام میں نبوت کے بعد خلافت ایک اہم ادارہ ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ مومنین کی رہنمائی کر کے خلیفہ کا انتخاب کرواتا ہے اسی لئے ہمارا پختہ ایمان ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ آج کل منافقین و مخالفین مختلف عہدیداروں اور خلیفۂ وقت کے بارہ میں جھوٹے قصے، کہانیاں اور افواہیں پھیلا کر کمزور ایمان والوں کو بدظن کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کی کئی وجوہات ہیں مثلاً ذاتی مفاد کا حصول، مخالفین کی حوصلہ افزائی، جماعتی تادیبی کارروائی کی وجہ سے غصہ و غضب، عہدیداروں یا خلیفۂ وقت کے خلاف ذاتی بغض و کینہ اور اعصابی و ذہنی صحت کے مسائل وغیرہ سے دوچار لوگ ہیں۔ اسی طرح بعض ریفیوجی بسا اوقات مایوسی و ناامیدی اور مالی پریشانیوں کا شکار ہوتے ہیں اور بلاوجہ منافقین کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں۔ انہوں نے آخر میں مشورہ دیا کہ مخالفین کے چینلز کو دیکھنے سے گریز کیا جائے اور اپنے ایمان کی حفاظت کی جائے۔ یہ لوگ صرف پیسہ کمانے کے لئے ایسا کرتے ہیں آپ ان کی مدد نہ کریں۔

مکرم امیر صاحب کا اختتامی خطاب

مکرم و محترم لال خاں ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے

اختتامی خطاب میں فرمایا کہ آج کی تقاریر میں ہم نے سنا کہ کس طرح مخالفین منظم طریق سے جماعت کی مخالفت کر رہے ہیں اور وہ اس سے کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ پھر ہمارا یقین اور ایمان ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور ہماری کامیابی اس کی مکمل اطاعت اور فرمانبرداری میں ہے۔ انہوں نے سامعین کو تین نکات سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی تاکید کی۔ اوّل یہ کہ ہمیں چاہئے کہ حضور انور کو خط لکھیں اور انہیں بتائیں کہ ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ اطاعت صرف خلیفہ ٔوقت کی ذات تک محدود نہیں ہونی چاہئے بلکہ ان کی طرف سے اور نظام جماعت کی طرف سے مقرر کردہ عہدیداروں کی بھی اطاعت کرنی چاہئے۔ تیسرے یہ کہ ہمیں یہ یقین ہونا چاہئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے یہ بات عیاں ہے کہ خدا تعالیٰ خلافتِ احمدیہ سے مطمئن اور خوش ہے۔

مکرم امیر صاحب نے اس کے بعد دعا کرائی اور یہ بابرکت اجلاس شام پونے آٹھ بجے اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں احباب وخواتین کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ تھی۔ 3 جلسہ کے اختتام کے موقع پر شرکاء کو ریفریشمنٹ کے پیکٹ دئے گئے۔

یاد رہے کہ جلسہ کی تمام کارروائی انگریزی میں تھی۔ تاہم مقررین حضرات اردو میں اس کا خلاصہ بھی بیان کر دیتے تھے۔

(مکرم غلام احمد عابدؔ صاحب۔ سیکرٹری اشاعت وان امارت)

مسجد بیت الاسلام میں کینیڈا ڈے کی تقریب

یکم جولائی 2022ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پیارے وطن کینیڈا نے اپنے قیام کے 153 سال مکمل کر لئے ہیں۔ وان اور پیس ولیج کے مکین ہر سال اِس دن کو پورے جوش وخروش سے مناتے ہیں ۔ گزشتہ تین سالوں میں عالمی وباء کی وجہ سے یہ تقریب پھیکی سی رہی۔ لیکن اب جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وباء کا زور کم ہوا اور مقامی انتظامیہ نے پابندیوں میں نرمی کا اعلان کیا تو پیس ولیج اور وان کے بچوں، بڑوں اور خدام وانصار نے بڑی گرمجوشی سے مسجد بیت الاسلام کو سنوارنے کی تیاری ایک ہفتہ قبل ہی شروع کر دی تھی۔ ہر طرف کینیڈا کے سرخ وسفید پرچم لہرانے لگے۔ نماز جمعہ کے فوراً بعد وطن عزیز کے متوالے احباب اور خواتین مسجد کے سبزہ زار پر آنے والے مہمانوں کے استقبال کے لئے جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔

مکرم باسل رضا بٹ صاحب نے سورۃ نور کی آیات کی تلاوت سے تقریب کا آغاز کیا۔ آیات کے انگریزی اور فرنچ ترجمہ کے بعد بچوں اور بچیوں نے کینیڈا کا قومی ترانہ پیش کیا۔

عزیزم محسن رضا صاحب نے اپنے پیارے وطن کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ہے میرا وطن عزیز کینیڈا جہاں ہم بہت سی دوسری قومیتوں کے ساتھ مل کر پیار و محبت کی فضا میں رہتے ہیں۔ آپ نے کینیڈا کی مختصر تاریخ بیان کی اِس کی خوبصورت جھیلوں، پہاڑی سلسلوں، سرسبز وادیوں اور میدانوں کا ذکر کیا اور دنیا کی مایہ ناز تعلیمی درس گاہوں اور یونیورسٹیوں کا تذکرہ بھی کیا۔ محسن رضا صاحب نے بتایا کہ مجھے ایک ایسے ملک کا شہری ہونے پر فخر ہے جہاں اقوام عالم آباد ہیں اور یکساں حقوق و فرائض کا لطف اُٹھاتی ہیں۔

آنے والے مہمانوں میں سے چند معززین نے حاضرین سے خطاب کیا۔

ڈپٹی میئر اور ریجنل کونسلر Mario Ferri

آپ نے جماعت احمدیہ کے جذبہ حب الوطنی کو سراہا اور اپنے ساتھ آئے ہوئے بہت سے کونسلرز جو کینیڈا ڈے منانے مسجد بیت الاسلام آئے تھے، اُنہوں نے ان کا تعارف کروایا۔

صوبائی وزیر تعلیم، اونٹاریو ممبر پارلیمنٹ
Stephen Lecce

آپ نے ایک حدیث نبوی کا حوالہ دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کے جذبہ حب الوطنی کے عملی نمونے کی تعریف کی اور ملکی ترقی میں جماعت احمدیہ کینیڈا کی دلچسپی اور بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں جلسہ سالانہ کینیڈا کے انعقاد کا انتظار کر رہا ہوں اور جلسہ میں شامل ہونے کا خواہشمند ہوں۔

ممبر آف دی ہاؤس آف کامنز کینیڈا
Francesco Sorbara

مسٹر سوربارا ہاؤس آف کامنز کے حلقہ کا تعلق جماعت احمدیہ کے مرکز بیت الاسلام اور پیس ولیج کی آبادی سے ہے۔ آپ نے فرمایا کیا یہ حیرت کی بات نہیں کہ ہم دو مختلف ممالک کی ثقافت ، تہذیب اور تمدن کی نمائندگی کرتے ہیں لیکن کینیڈا ایک منفرد نوعیت کا ملک ہے۔ یہاں ہماری منزل مقصود ایک ہے اور ہم سب ایک ہی جذبہ رکھتے ہیں۔ نعروں کی گونج میں آپ نے سب احباب کا شکریہ ادا کیا۔

پیراماؤنٹ فائن فوڈ کے مالک۔ ڈاکٹر محمد فقہی

ڈاکٹر محمد فقہی صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے مکرم آصف خاں صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ نے بتایا کہ ڈاکٹر فقہی ہمیشہ ریجن کی سرگرمیوں میں مصروف نظر آتے ہیں۔ حال ہی میں اُنہیں آرڈر آف کینیڈا سے نوازا گیا ہے۔ کینیڈا ڈے میں یہ دوسری بار ہمارے مہمان ہیں۔ ڈاکٹر فقہی نے فرمایا کہ کینیڈا کا پرچم ہمیشہ اِس ملک میں ہم آہنگی اور تنوع کے لئے لہراتا رہے گا۔ کینیڈا اپنی آزادی رائے کی وجہ سے دنیا میں ہمیشہ پہچانا جائے گا۔ آیئے اِس آزادی کو جوش وخروش سے منائیں۔ آیئے اِس آزادی پر فخر کریں اور اِس پرچم کو اور اُونچا لہرائیں۔

محترم امیر صاحب کینیڈا کا خطاب

آپ نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے کڑے وقت میں اُن کے تعاون اور رابطہ کا شکریہ ادا کیا۔ آج ہم ایک بار پھر کینیڈا ڈے کی خوشیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ امیر صاحب نے سورۃ لقمان کی آیت نمبر 13 کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے اُس کی بے پناہ نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا سبق سیکھ سکتے ہیں:

کینیڈا میں سب سے بڑی نعمت یہاں کی آزادی اور اپنے عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کا ڈھنگ ہے۔

کینیڈا دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے اور تمام وسائل سے بھرپور ہے جن کی دنیا کو طلب ہے۔

کینیڈا دنیا کے امیر ترین ممالک میں سے ایک ہے۔ اور ہم میں سے بہت سے آرام دہ معیار زندگی بسر کر رہے ہیں۔

کینیڈا کے صحت عامہ کے نظام پر دنیا رشک کرتی ہے۔

کینیڈا میں حفاظت اور تحفظ کا اعلیٰ معیار قابل ستائش ہے۔

کینیڈا میں امیگریشن اور تہذیب وتمدن کا تنوع قابل تعریف ہے۔

کینیڈا مظلوموں اور گرے پڑے لوگوں کے لئے جنت ہے۔

کینیڈا اور کینیڈا کے لوگ فیاضی کی مجسم علامت ہیں۔

یہ تمام نعمتیں ہمارے لئے خوشیاں مہیا کرتی ہیں۔ لہٰذا ہم پر بھی لازم ہے کہ ان خوشیوں کو بانٹیں اور کینیڈا ڈے کے موقع پر ان نعمتوں کا احساس پیدا کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث کے مطابق کینیڈا سے محبت ہمارے دین کا ایک حصہ ہے۔

آپ نے نہایت جذباتی انداز میں فرمایا:

یہ کینیڈا ہے۔ یہ میرا کینیڈا ہے۔ یہ آپ کا کینیڈا ہے۔ یہ ہمارا کینیڈا ہے۔ ہمیں کینیڈا کو اپنا گھر سمجھنے پر فخر ہے۔

آپ کا یہ پُرجوش خطاب دس منٹ تک جاری رہا۔ اختتام سے پہلے آپ نے احباب کے ساتھ مل کر نعرے بلند کئے جس میں معزز مہمانوں نے بھی حصہ لیا۔

اجتماعی دُعا اور تصویر کشی کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی۔

(نمائندۂ خصوصی: مکرم محمد اکرم یوسف صاحب)

مسجد بیت الاسلام میں کینیڈا ڈے کی تقریب کی چند جھلکیاں

مسجد بیت الاسلام میں کینیڈا ڈے کی تقریب کی چند جھلکیاں

تقریباتِ شادی خانہ آبادی

مکرم ڈاکٹر طٰہٰ احمد ملک صاحب و محترمہ صباخاں صاحبہ

خداتعالیٰ کے فضل سے 31؍مئی 2022ء کو مکرم محمود احمد خاں صاحب اور محترمہ لبنیٰ تبسم صاحبہ ویسٹن ایسٹ جماعت نے اپنی سب سے بڑی صاحبزادی محترمہ صباخاں صاحبہ کی تقریب رخصتانہ کا اہتمام سنگم بنکوئٹ ہال مسس ساگا میں کیا۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حنظالہ شاہد صاحب نے کی اوران آیات کریمہ کا اردو اور انگریزی ترجمہ پیش کیا۔حضرت نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دعائیہ کلام مکرم شاہد یحیٰ صاحب نے ترنم سے پیش کیا۔

مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دونوں خاندانوں کے تعارف اور دعائیہ کلمات کے بعد دعا کرائی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔جس میں ٹرانٹو کے علاوہ کیمبرج انٹاریو، لندن یوکے کے آئے ہوئے مہمانوں نے شرکت کی۔ بارات امریکہ سے آئی تھی۔ دولہامیاں مکرم ڈاکٹر طٰہٰ احمد ملک صاحب، مکرم ڈاکٹر ندیم احمد ملک صاحب اور محترمہ لبنیٰ تبسم صاحبہ آسٹن کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔

19؍جون 2022ء کو مکرم ڈاکٹر ندیم احمد ملک صاحب اور محترمہ لبنیٰ ملک صاحبہ نے اپنے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر ڈاکٹر طٰہٰ احمد ملک صاحب کی تقریب ولیمہ کا اہتمام Terrace کلب آسٹن امریکہ میں کیا۔جس میں وہاں کے دوستوں کے علاوہ میری لینڈ اور ٹرانٹو سے آئے ہوئے اعزاواقارب نے شرکت کی اور مکرم افتخار احمد نعمی صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ آسٹن نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

مکرم آصف بن اویس صاحب
و محترمہ جاذبہ ملک صاحبہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 24؍جون 2022ء کو مکرم کاشف سجیل ملک صاحب اور محترمہ حسنہ ملک صاحبہ میپل جماعت نے اپنی سب سے بڑی صاحبزادی محترمہ جاذبہ ملک کی تقریب رخصتانہ کا اہتمام پریذیڈنٹ کنونشن سینٹر وان میں کیا۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم راشد احمد بلوچ صاحب نے کی اور اردو ترجمہ پیش کیا۔اوران آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم آدم عابد الیگزنڈر صاحب لوکل مربی وان نے پڑھ کر سنایا۔

مکرم باسط رضا بٹ صاحب مربی ایم ٹی اے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعائیہ پاکیزہ اور شیریں کلام ترنم سے پیش کیا۔مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان نے دولہا میاں مکرم آصف بن اویس مربی بیلجیئم کا تعارف پیش کیا جو مکرم اویس بن سعد صاحب اور محترمہ منورہ جہاں طیبہ صاحبہ آف بیلجیئم کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔آپ نے جامعہ احمدیہ یوکے سے گریجوایٹ کیا۔اس کے بعد انہیں اسلام آباد یوکے میں مختلف دفاتر میں کام کرنے کی توفیق ملی اور دلہن جاذبہ ملک صاحبہ عائشہ اکیڈیمی سے گریجوایٹ ہیں۔

مکرم شاہد منصور صاحب، سیکرٹری تربیت جماعت احمدیہ کینیڈا نے محترم امیر صاحب کینیڈا کی نمائندگی کی۔آپ نے دعائیہ کلمات کے بعد اس رشتہ کے کامیاب وکامران ہونے کے لئے دعا کرائی۔اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

بارات بیلجیئم سے آئی تھی۔ان تقریبات میں ٹرانٹو کے علاوہ دیگر دور دراز شہروں ایڈمنٹن، کیلگری، امریکہ اور لندن یوکے سے آئے ہوئے اعزاواقارب نے شرکت کی۔

مکرم ہبۃاللہ صاحب و محترمہ نائمہ محمود صاحبہ

22؍جولائی 2022ء کو مکرم برکت اللہ صاحب و محترمہ امۃالقدیر صاحبہ نے سیسکاٹون ان اینڈ کانفرنس سینٹر میں اپنے صاحبزادے مکرم ہبۃاللہ صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔مکرم سعد حیات صاحب مربی سلسلہ سیسکاٹون نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں اعزاواقارب کے علاوہ دور دراز شہروں ٹرانٹو، کیلگری، امریکہ، جرمنی اور برمنگھم سے آئے ہوئے مہمانوں نے شرکت کی۔اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

مکرم ظافر احمد چوہدری صاحب
و محترمہ شاہدہ راشدی صاحبہ

خداتعالیٰ کے فضل سے 2؍جولائی 2022ء کو مکرم شہباز راشدی صاحب اور محترمہ عنبر راشدی صاحبہ بریمپٹن نے اپنی سب سے بڑی صاحبزادی محترمہ شاہدہ راشدی صاحبہ کے نکاح اور تقریب رخصتانہ کا اہتمام کیا۔مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب زعیم انصاراللہ ویسٹن ساؤتھ نے دس ہزار ڈالر ($10,000) حق مہر کے عوض اس نکاح کا اعلان کیا اور اس رشتہ کے کامیاب ہونے کے لئے دعا کرائی۔اس تقریب میں اعزاواقارب کے علاوہ مکرم ظفر احمد مجوکہ صاحب صدر حلقہ ویسٹن ساؤتھ نے بھی شرکت کی۔دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

دولہا مکرم ظافر احمد چوہدری صاحب، مکرم طاہر احمد چوہدری صاحب و محترمہ بشریٰ صدف صاحبہ ویسٹن ساؤتھ جماعت کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔

4؍جولائی 2022ء کو مکرم طاہر احمد چوہدری صاحب و محترمہ بشریٰ صدف صاحبہ نے ٹورانٹو گرینڈ کنوینشن سینٹر ٹرانٹو میں اپنے صاحبزادے ظافر احمد چوہدری صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔مکرم مولانا سہیل مبارک شرما صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔جس میں اعزاواقارب کے علاوہ بعض دیگر احباب وخواتین نے شرکت کی جو ٹرانٹو کے علاوہ ہملٹن، سیسکاٹون، لندن یوکے، جرمنی اور امریکہ سے آئے ہوئے تھے۔

مکرم ماہر احمد چوہدری صاحب و محترمہ راضیہ محمود صاحبہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 28؍جولائی 2022ء کو مکرم طارق محمود صاحب اور محترمہ عالیہ محمود صاحبہ برمنگھم یوکے نے اپنی صاحبزادی محترمہ راضیہ محمود صاحبہ کی تقریب رخصتانہ کا اہتمام ٹورانٹو گرینڈ کنوینشن سینٹر ٹرانٹو میں کیا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم دانیال احمد حق صاحب نے کی اور اردو ترجمہ پیش کیا۔اوران آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم ساجد احمد عابد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔اس کے بعد مکرم کاشف سجیل ملک صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعائیہ پاکیزہ اور شیریں کلام ترنم سے پیش کیا۔

دولہا مکرم ماہر احمد چوہدری صاحب، مکرم طاہر احمد چوہدری اور بشریٰ صدف صاحبہ ویسٹن ساؤتھ کے صاحبزادے ہیں۔مکرم فراز ہادی صاحب نے دونوں خاندانوں کا تعارف پیش کیا۔اور اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

یکم ؍اگست 2022ء کو کو مکرم طاہر احمد چوہدری صاحب اور محترمہ بشریٰ صدف صاحبہ نے اپنے صاحبزادے مکرم ماہر احمد چوہدری صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام ٹورانٹو گرینڈ کنوینشن سینٹر ٹرانٹو میں کیا۔

یاد رہے کہ مکرم کلیم احمد ملک صاحب، قائم مقام امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے رخصتی اور ولیمہ کی تقریبات میں شمولیت کر کے کچھ دعائیہ کلمات ارشاد فرمائے اور اس رشتہ کے کامیاب وکامران ہونے کے لئے دعا کرائی۔

ان ہر دو تقریبات میں ٹرانٹو کے علاوہ دیگر دور دراز شہروں ونڈسر، لندن انٹاریو، سیسکاٹون، کیلگری، ونی پیگ، جرمنی، یوکے اور

امریکہ سے آئے ہوئے اعزا و اقارب نے شرکت کی۔ نیز بعض دیگر احباب و خواتین نے بھی شمولیت کی اور ان کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

مذکور بالا شادیوں کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام کے خاندانوں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، مخلص اور فدائی احمدیوں کے چشم و چراغ ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام رشتوں کو ان کے خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور انہیں اپنے فضلوں اور انعاموں سے مالامال کرے۔ آمین

بقیہ از نماز جمعہ کی فضیلت

- اسلام نے جہاں مہمانوں کے حقوق بیان کئے ہیں وہیں میزبانوں کے حقوق بھی بیان کئے ہیں۔ اس لئے مہمانوں کو چاہیے کہ وہ میزبانوں کے حقوق کی ادائیگی کرتے ہوئے انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں اور رضاکاروں کے ساتھ عزت اور احترام کے ساتھ پیش آئیں۔

- مہمانوں کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت کے ساتھ پیش آئیں۔

- جن لوگوں کو جلسہ میں شمولیت کا دعوت نامہ موصول ہوا ہے وہ جلسہ میں شریک ہوں۔ اور اگر کسی مہمان کو کسی وجہ سے واپس جانے کا کہا جائے تو کوئی شکوہ کئے بغیر خوشی سے انتظامیہ کی ہدایت کی تعمیل کریں۔

- جلسہ پر آنا اور اس میں شامل ہونے کا ایک بہت بڑا مقصد تو اپنی اصلاح اور اپنے نفس کو پاک کرنا ہے۔ زبردستی شامل ہونے کی بجائے جو طریق مقرر کر دیا گیا ہے اس کی پابندی کرنا زیادہ پاکیزگی والی بات ہے۔ جو بھی انتظام مقرر کر دیا گیا ہے اس کی پابندی کریں تو یہ زیادہ بہتر ہے اور برا بھی نہیں ماننا چاہئے۔ اس بات کا شکوہ بھی نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں اور ایسے حالات میں زیادہ تڑپ کر دعا ہوتی ہے اور ہو گی کہ اللہ تعالیٰ حالات جلد معمول پر لائے تا کہ سب لوگ اپنی خواہش کے مطابق جلسہ میں آزادی سے شامل ہو سکیں۔

- اسی طرح جلسہ سننے کے بارے میں بھی جو عمومی ہدایت ہر سال ہوتی ہے وہ دوہرا دیتا ہوں کہ جلسہ سنیں اور ایک دوسرے کو لمبے عرصہ کے بعد ملنے کی وجہ سے اِدھر اُدھر بیٹھ کر عزیزوں سے یا دوستوں سے باتوں میں مصروف نہ ہو جائیں کیونکہ جلسہ کے لیے آئے ہیں تو جلسہ ہی سنیں۔

- بہرحال ایک بات تو یہ ہے کہ ہر تقریر کو سنیں۔ یہ نہ دیکھیں کہ مقرر اچھا ہے، اس کی تقریر سننی ہے کس کی نہیں سننی۔ ہر تقریر جلسہ میں بیٹھ کے سننی چاہیے اور پورے اخلاص اور توجہ سے سننی چاہیے اور یہ اخلاص تبھی حاصل ہو گا جب اللہ تعالیٰ کی رضا کی تڑپ ہو گی۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 6/اگست 2021ء)

بقیہ از رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر ایک اور حملہ اور اس کا جواب

اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ ایسی باتوں سے پاک ہے۔ یعنی وہ کبھی بھی کسی انسان کو جسم سمیت اوپر نہیں لے کر گیا اور میں تو صرف ایک بشر رسول ہوں۔

أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ○

(سورۃ بنی اسرائیل 17 : 94)

یا تیرے لئے سونے کا کوئی گھر ہو یا تُو آسمان میں چڑھ جائے۔ مگر ہم تیرے چڑھنے پر بھی ہرگز ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ تُو ہم پر ایسی کتاب اتارے جسے ہم پڑھ سکیں۔ تُو کہہ دے کہ میرا ربّ (ان باتوں سے) پاک ہے (اور) میں تو ایک بشر رسول کے سوا کچھ نہیں۔

صحیح بخاری میں مذکور مندرجہ ذیل حدیث پوری وضاحت سے یہ ثابت کر رہی ہے کہ یہ سارا نظارہ روحانی تھا۔ اس حدیث کے شروع میں کہا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں سو رہے تھے۔ آپؐ کی آنکھیں تو بند تھیں لیکن دل جاگ رہا تھا۔ پھر اس حدیث کا اختتام ان الفاظ سے ہوتا ہے کہ پھر حضور جاگ گئے اور آپؐ مسجدِ حرام میں ہی تھے۔ چنانچہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ سارا نظارہ دل نے دیکھا جو جاگ رہا تھا جبکہ آنکھیں سو رہی تھیں۔

وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ...يَرَى قَلْبُهُ، وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلاَ يَنَامُ قَلْبُهُ...وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ.

(صحیح بخاری۔ کتاب التوحید)

اور آپ مسجدِ حرام میں سو رہے تھے۔۔۔ آپ کا دل دیکھ رہا تھا اور آپ کی آنکھیں سو رہی تھیں لیکن دل نہیں سو رہا تھا۔۔۔ اور آپ بیدار ہوئے تو مسجدِ حرام میں تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خدا کی قسم کھا کر بیان فرماتی ہیں کہ معراج میں حضور کا جسم غائب نہیں ہوا تھا۔

وَاللهِ مَا فُقِدَ جَسَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ عُرِجَ بِرُوْحِهِ

(تفسیر کشاف)

ترجمہ: اللہ کی قسم (معراج میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم غائب نہیں ہوا تھا بلکہ آپؐ کی روح کے ذریعے معراج ہوئی تھی۔

قارئینِ کرام! روزِ اوّل سے اسلام اور رسول اللہ ﷺ پر بڑے سخت، گھٹیا اور جھوٹے الزامات لگائے جا رہے ہیں اور ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیرت کا مظاہر کرتے ہوئے ہر لحظہ اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی عزت کی حفاظت کے لئے تیار رہیں اور ان کے خلاف ہر حملہ کے آگے سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑے ہو جائیں۔ نیز اسلام کا پُرامن پیغام دُنیا کے ہر کونے تک پہنچا دیں تا کہ وہ اعتراضات جو ابھی بیج ہیں اگنے سے پہلے ہی ختم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔ آمین۔

عمر بڑھانے کا بہترین نسخہ

انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکا نہیں چلتا۔ جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جاوے گا۔

پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلاء کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے یونہی چلی جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 330-329، ایڈیشن 1984ء)

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

دعائے مغفرت

محترمہ تسنیم ندیم صاحبہ

23/ جون 2022ء کو محترمہ تسنیم ندیم صاحبہ اہلیہ مکرم Nadeem Krithakkanteakam صاحب آف ڈرہم جماعت 38 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

25/ جون 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں رات سوا نو بجے مکرم انصر رضا صاحب واقفِ زندگی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ 26/ جون 2022ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن میں صبح ساڑھے گیارہ بجے تدفین ہوئی اور مکرم انصر رضا صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، خلیق اور ملنسار تھیں۔ آپ کا خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم Nadeem Krithakkanteakam صاحب، بزرگ والد محترم عبد اللطیف صاحب، ضعیف والدہ محترمہ رمیزہ لطیف صاحبہ، تین بیٹیاں محترمہ شائستہ ندیم صاحبہ، محترمہ عافیہ ندیم صاحبہ، محترمہ حسنہ لطیف صاحبہ ڈرہم، ایک بھائی مکرم محمد لطیف صاحب اور ایک بہن محترمہ نسرین لطیف صاحبہ ٹرانٹو ایسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ فردوس بشارت صاحبہ

27/ جون 2022ء کو محترمہ فردوس بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر بشارت احمد صاحب مرحوم ڈرہم جماعت 30 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

29/ جون 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں رات سوا نو بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 30/ جون 2022ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن میں ساڑھے گیارہ بجے تدفین ہوئی اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، صلہ رحمی کرنے والی، مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتیں۔ غریب پرور، ہمدرد و خیر خواہ، خلیق، ملنسار اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ آپ لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ ڈرہم، سیکرٹری وقفِ جدید اور دیگر مختلف حیثیتوں سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ بچوں کی اعلیٰ تربیت کی وجہ سے سب بچے جماعت کے فدائی اور مخلص ہیں۔ مکرم فرحان بشارت صاحب سیکرٹری آڈیو ویڈیو جماعت احمدیہ کینیڈا ہیں۔ مرحومہ کا خلافت کے ساتھ صدق ووفا کا گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ کے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم فرحان بشارت صاحب، مکرم نعمان بشارت صاحب، ایک ہمشیرہ ناصرہ منظور صاحبہ ڈرہم، ایک بھائی مکرم اورنگ زیب صادق صاحب لاہور یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی یوکے، امریکہ اور کینیڈا میں ان کے اعزا واقارب موجود ہیں۔

مکرم امتیاز احمد صاحب

15/ جون 2022ء کو مکرم امتیاز احمد صاحب وان جماعت 65 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

17/ جون 2022ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم اعزاز احمد صاحب مربی پیس ویلج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز 18/ جون 2022ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن میں ساڑھے گیارہ بجے تدفین ہوئی۔ مکرم سرمد احمد نوید صاحب مربی سلسلہ Review of Religions نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند ہمدرد و خیر خواہ، خلیق اور ملنسار تھے۔ آپ کو خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ حمدیٰ چوہدری صاحبہ، تین بیٹے مکرم فراز احمد صاحب، مکرم شمعون احمد صاحب، مکرم جاذب احمد صاحب، ایک بیٹی محترمہ سعدیہ احمد صاحبہ وان جماعت، چار بھائی مکرم ریاض احمد ججہ صاحب برامپٹن، مکرم نبی احمد ججہ صاحب، مکرم آصف ججہ صاحب یوکے، مکرم اعجاز احمد صاحب لاہور، محترمہ زرینہ اختر صاحبہ گجرانوالہ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم جاوید سمیع صاحب

2/ جولائی 2022ء کو مکرم امتیاز احمد صاحب پیس ویلج ویسٹ جماعت 61 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

7/ جولائی 2022ء کو مسجد بیت الاسلام میں رات سوا نو بجے مکرم صادق احمد صاحب مربی پیس سلسلہ پیس ویلج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ اور اگلے روز 8/ جولائی 2022ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن میں ساڑھے گیارہ بجے تدفین ہوئی اور مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت چوہدری محمد اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت شیخ عبد الرشید بٹالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑنواسے تھے۔ اور مکرم چوہدری عبد السمیع خادم صاحب کے صاحبزادے تھے۔ مرحوم کے چھوٹے بھائی مکرم حمید سمیع صاحب کراچی میں شہید کر دیئے گئے۔

نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہمدرد و خیر خواہ، خلیق اور ملنسار تھے۔ ایوان طاہر میں بک سٹور اور شعبہ ضیافت کینیڈا میں بڑی محنت اور اخلاص سے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ کو خلافت کے ساتھ کا گہرا تعلق تھا۔ مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ سعدیہ طاہر صاحبہ، دو بیٹے مکرم حاشر سمیع صاحب، مکرم طاہر سمیع پیس ویلج، ایک بیٹی محترمہ آعیزہ سمیع صاحبہ، ایک بھائی مکرم خالد سمیع چوہدری صاحب کراچی، تین بہنیں محترمہ کوثر سمیع صاحبہ بیری، محترمہ ثریا احمد صاحبہ اور فاطمہ سمیع صاحبہ وان یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے اور بھی اعزا واقارب کینیڈا، امریکہ اور یوکے میں مقیم ہیں۔ آپ بیت

الاسلام مشن ہاؤس کے نہایت مخلص بزرگ رضا کار مکرم عبدالمتین خاں صاحب کے بھانجے تھے۔ جنازہ میں شرکت کرنے کے لئے امریکہ اور یوکے سے بھی عزیز واقارب آئے ہوئے تھے۔

مکرم امتیاز احمد صاحب

3/ جولائی 2022ء کو مکرم امتیاز احمد صاحب بریمپٹن ویسٹ جماعت 66سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

6/ جولائی 2022ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں رات سوا نو بجے مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ اور اگلے روز 7/ جولائی 2022ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن میں ساڑھے گیارہ بجے تدفین ہوئی اور مکرم عمیر احمد خاں صاحب مربی سلسلہ بریمپٹن نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند ہمدرد وخیر خواہ، خلیق اور ملنسار تھے۔ آپ کو خلافت کے ساتھ کا گہرا تعلق تھا۔ مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ فوزیہ امتیاز صاحبہ، چار بیٹے مکرم علی امتیاز صاحب، مکرم عمر امتیاز صاحب، مکرم حسان امتیاز صاحب، مکرم احمد امتیاز صاحب، دو بیٹیاں محترمہ آمنہ ثمن صاحبہ، محترمہ انعم فوزیہ صاحبہ بریمپٹن ویسٹ اور تین بھائی مکرم چوہدری ریاض الدین احمد گوندل صاحب مسس ساگا، مکرم چوہدری اقبال احمد گوندل صاحب شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا، مکرم چوہدری افتخار احمد گوندل صاحب بریمپٹن، ایک ہمشیرہ محترمہ تنویر کوثر صاحبہ بریمپٹن اور مکرم کرنل (ر) چوہدری خالد فاروق گوندل صاحب بریمپٹن کے ماموں تھے، یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم سید منور حسین بخاری صاحب

8/ جولائی 2022ء کو مکرم سید منور حسین بخاری صاحب وان حلقہ وڈبرج 88سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

15/ جولائی 2022ء کو مکرم محمد صالح صاحب مربی وان نے ایک بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ہمدرد وخیر خواہ، خلیق، ملنسار اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ کو خلافت کے ساتھ کا گہرا تعلق تھا۔

مرحوم کے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم سید خرم بخاری صاحب امریکہ، مکرم سید فرخ بخاری صاحب وان، تین بیٹیاں محترمہ فوزیہ واسعہ صاحبہ سینٹ کیتھرین، محترمہ سیدہ شازیہ بخاری صاحبہ ناروے، محترمہ سیدہ سعدیہ بخاری صاحبہ اسلام آباد یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم بشارت احمد بھٹی صاحب

10/ جولائی 2022ء کو مکرم بشارت احمد بھٹی صاحب بیری جماعت 65سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

22/ جولائی 2022ء کو مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الاسلام کے احاطہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے بعد نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہمدرد وخیر خواہ، خلیق، ملنسار تھے۔ آپ کو مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کو خلافت کے ساتھ کا گہرا تعلق تھا۔ مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ روبینہ ناہید صاحبہ، دو بیٹے مکرم شہزاد احمد بھٹی صاحب، مکرم فرخ احمد بھٹی صاحب، اور دو بیٹیاں محترمہ راغبہ بھٹی صاحبہ بیری جماعت اور محترمہ فائزہ بھٹی صاحبہ برلنگٹن یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم سلیم ماجد خواجہ صاحب

12/ جولائی 2022ء کو مکرم سلیم ماجد خواجہ صاحب پیس ولیج سینٹر ایسٹ 78سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

15/ جولائی 2022ء کو مکرم ابتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ ریجن نے گیارہ بجے نیشنل قبرستان میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت سیٹھی غلام نبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑنواسے تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ہمدرد وخیر خواہ، خلیق اور ملنسار تھے۔ آپ کو خلافت کے ساتھ کا گہرا تعلق تھا۔

مرحوم کے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم کلیم احمد صاحب پیس ولیج، مکرم وسیم احمد خواجہ صاحب جاپان، مکرم ندیم احمد خواجہ صاحب یوکے، ایک بیٹی محترمہ نبیلہ منان صاحبہ وان اور ایک بھائی مکرم نعیم احمد صاحب مسس ساگا یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ نصرت سلطانہ قدرت صاحبہ

20/ جولائی 2022ء کو محترمہ نصرت سلطانہ قدرت صاحبہ اہلیہ مکرم قدرت اللہ عدنان صاحب پیس ووڈ ایسٹ 55سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

22/ جولائی 2022ء کو مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الاسلام کے احاطہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے بعد نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند ہمدرد وخیر خواہ، خلیق اور ملنسار تھیں۔ آپ کو مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کو خلافت کے ساتھ کا گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم قدرت اللہ عدنان صاحب، دو بیٹے مکرم جری قدرت صاحب، مکرم رضی قدرت صاحب پیس ولیج، ایک بیٹی محترمہ عمرانہ خاں صاحبہ برلنگٹن، تین بھائی مکرم میاں محمد صدیق صاحب، مکرم میاں محمد خالد صاحب یوکے، مکرم میاں محمد حاذق صاحب ٹرانٹو ایسٹ اور ایک ہمشیرہ محترمہ مزمل شہزادی صاحبہ ٹرانٹو ویسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

یاد رہے کہ حکومت کینیڈا کے جملہ قواعد وضوابط اور سماجی فاصلے کی شرائط کو برقرار رکھتے ہوئے نماز ہائے جنازہ اور قبرستان میں تدفین کے مواقع پر صرف چند اعزہ واقارب نے ہی شرکت کی۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔